بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ۔ (النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

طلبا و طالبات أزہری آن لائن درس نظامی

(عالمیت فضیلت افتا مبلغہ) کورس کا علمی فکری و دعوتی ترجمان

جلد: ۲ شمارہ: ۱





ماہنامہ

المختار وال میگزین

محرم الحرام ۱۴۴۷ھ جولائی ۲۰۲۵ء

زیر سرپرستی: مخزن علم و حکمت معمار ملت خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ **مفتی محمد مختار عالم رضوی** صاحب

صدر مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال و ناظم اعلیٰ مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام و جامعہ سلیمیہ انوار تاج الشریعہ للبنات، کمرہٹی کولکاتا

زیر نگرانی: **محمد تنویر المصطفیٰ رضوی** و **محمد ریحان المصطفیٰ رضوی**

مدیر: **محمد توقیر المصطفیٰ رضوی أزہری** (فاضل جامعہ أزہر قاہرہ مصر)

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات أزہری آن لائن درس نظامی کورس کے لیے دعاؤں کی

گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوق مطالعہ کی نذر ہے

أزہری آن لائن درس نظامی کورس
Azhari Online Dars-E-Nizami Course
RAZA ACADEMY KOLKATA

ماہنامہ
المختار
وال میگزین

RAZA ACADEMY KOLKATA

مدیر
محمد توقیر المصطفیٰ رضوی أزہری
(فاضل جامعۂ أزہر قاہرہ مصر)
9681746810

جلد نمبر :۲،شمارہ نمبر: ۱ / جولائی ۲۰۲۵ء

قیمت : آپ کا مطالعہ او ر تبصرہ

کمپوٹر کمپوزنگ :اختر حسین برکاتی

مشمولات

فون نمبر :
9681746810

بہ غرض اصلاح اور طلبا وطالبات أزہری آن لائن درس نظامی کورس کے لئے دعاؤں کی گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے

اداریہ

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری
(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

الحمدللہ ثم الحمدللہ! اللہ رب العزت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، جس نے ہمیں دین کی خدمت کے اس عظیم کام میں قبولیت بخشی، اور ہمیں مسلسل ایک سال تک ماہنامہ المختار وال میگزین کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔آج ہم انتہائی مسرت اور شکر گزاری کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ دوسرے سال کا پہلا شمارہ ہے، جو آپ کی دعاؤں، محبتوں، اور رب کی مہربانیوں کی بدولت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔یہ صرف ایک مجلہ نہیں بلکہ ایک تحریکی مشن ہے، ایک اصلاحی قافلہ ہے جو سچائی، علم، اور وفا کی روشنی میں آگے بڑھ رہا ہے۔اس میگزین کی ہر سطر، ہر لفظ، اور ہر صفحہ دین اسلام کی ترجمانی کرتا ہے اور ہمارے نوجوان طلبہ و طالبات کی فکری و دینی تربیت کا ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔

***ایک سال کا سفر:۔اس کی چند جھلکیاں۔**

گزشتہ سال کے 12 شمارے ہماری محنت، لگن، اور دینی جذبے کی عکاسی ہیں۔ ہر ماہ آپ نے ہمیں اپنی محبتوں سے نوازا، اصلاحی مشورے دیے، طلبہ و طالبات نے اپنے قیمتی مضامین ارسال کیے اور یہ سب کچھ ہماری حوصلہ افزائی کا سبب بنا۔اس ایک سال میں۔

* درجنوں علمی و اصلاحی مضامین شائع ہوئے۔

*طلبہ و طالبات کی دینی صلاحیتوں کو جلا ملی۔

* ماہانہ موضوعات کی بنیاد پر فکری ترتیب پیدا ہوئی۔

*کئی گھروں میں یہ میگزین ایمان کی تازگی کا ذریعہ بنا۔

ہم ان طلبہ و طالبات ،معاونین ،اساتذہ کرام اور قارئین کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس قافلے کا حصہ بن کر ہمیں تقویت بخشی۔

ساتھ ہی یہ تازہ شمارہ ایسے مبارک مہینے میں شائع ہو رہا ہے جو محرم الحرام کہلاتا ہے۔اسلامی سال کا پہلا مہینہ جو حرمت والے مہینوں میں شامل ہے اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت سے امت مسلمہ کے دلوں میں رنج و وفا کی لہر دوڑا دیتا ہے۔

کربلا صرف ایک واقعہ نہیں، بلکہ اسلامی غیرت، حق پرستی، اور قربانی کی ایک روشن تاریخ ہے۔امام حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں سکھایا کہ: باطل سے سمجھوتہ نہ کرو، چاہے کتنا ہی قیمتی نقصان کیوں نہ ہو۔

کربلا ہمیں یاد دلاتی ہے کہ:۔

* دین کو دنیا پر ترجیح دینی چاہیے۔

*ظلم کے خلاف ڈٹ جانا چاہیے۔

*حق کے لیے جان دینا فخر کی بات ہے۔

* باطل کا ساتھ دینا صرف بزدلی نہیں بلکہ تباہی کا سبب ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی سیرت کو صرف کتابوں یا تقریروں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ ہماری تحریروں کا

مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ دلوں کی اصلاح، نیتوں کی صفائی، اور عمل کی تبدیلی ہے۔ اس مقصد کے تحت ہم چند ضروری نصیحتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) نماز کی پابندی۔ امام حسین نے میدانِ کربلا میں بھی نماز قائم کی، کیا ہم آسان حالات میں بھی غفلت برتیں۔

(۲) سچائی اپنائیں:۔ سچ ہمیشہ باقی رہتا ہے، جھوٹ عارضی ہوتا ہے۔

(۳) والدین کی خدمت کریں:۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(۴) فضول خرچی سے بچیں:۔ قناعت اور سادگی کو شعار بنائیں۔

(۵) علمِ دین سیکھیں:۔ علم کے بغیر عمل بے نور ہے۔

(۶) حسد، بغض، اور کینہ سے دور رہیں:۔ دلوں کو پاک کریں۔

(۷) سوشل میڈیا کا محتاط استعمال کریں:۔ دین کے پیغام کو پھیلائیں، فتنہ سے بچیں۔

اخیر میں ہم ان تمام اہلِ قلم طلبا و طالبات کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر تحریریں ارسال کیں۔ ان مضامین میں:۔

* سادگی اور صداقت تھی۔
* علم و حکمت کی روشنی تھی۔
* دین کے سچے جذبے کی خوشبو تھی۔

ہم آئندہ بھی آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی تحریروں سے اس میگزین کو سجائیں گے، اور نئی نسل کی فکری تربیت میں حصہ لیں گے۔

آئیے ہم سب اس نئے سال کے موقع پر عزم کریں کہ علمی معیار کو مزید بہتر بنائیں گے ہم چاہتے ہیں کہ یہ میگزین صرف مطالعہ کے لیے نہ ہو، بلکہ ہر گھر کی زینت اور ہر دل کی تربیت کا ذریعہ بنے۔

رب تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ! اس میگزین کو دین حق کی خدمت کے لیے قبول فرما۔ ہمارے تمام لکھنے والوں، قارئین، معاونین، اور اساتذہ کرام کو جزائے خیر عطا فرما۔ ہمیں اخلاص عطا فرما۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ہمیں باطل سے دور اور حق پر استقامت عطا فرما۔ محرم الحرام کے بابرکت مہینے کو ہمارے لیے روحانی بلندی کا ذریعہ بنا۔

(آمین یارب العالمین)

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

اس رسالہ میں تمام مضامین طلبا و طالبات نے مرتب کیے ہیں۔ بہ غرض اصلاح آپ کو اس رسالے میں کیا اچھا لگا اور کیا نہیں؟ مکمل تبصرہ کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیجیے گا۔ ہمیں آپ کے تاثرات اور قیمتی رائے کا انتظار رہے گا جسے ہم آئندہ شمارے میں شائع بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری علمی و دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ الکریم

9681746810

محرم الحرام کا اہم پیغام
دین پر قربانی نہ کہ رسومات کی نمائش

عالمہ فاضلہ ام الحسنات، گیا (بہار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ یعنی اسلامی سال کا آغاز اسی مہینے سے ہوتا ہے۔ یہ مہینہ انتہائی فضیلت وعظمت اور عزت و برکت والا اور عقل والوں کے لئے اہم پیغام والا ہے۔ اس مہینہ کو تاریخ عالم اور تاریخ اسلام سے ایک خاص نسبت حاصل ہے۔ اسی مہینے کی دس (۱۰) تاریخ کو جمعہ کے دن ۶۱ ھ میں یعنی حضور ﷺ کے وصال ظاہری کے تقریباً پچاس سال بعد نواسۂ رسول ﷺ، شہزادۂ زہرہ بتول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، جنتی نوجوانوں کے سردار، سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، ان کے ساتھیوں اور انکے بہت سے گھر والوں کو میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ اسکے واقعات بہت طویل ہیں۔ اسلامی تاریخ کا یہ ایک بڑا سانحہ اور دل دہلا دینے والا واقعہ ہے۔ ان مقدس شہیدوں نے اور خود ہمارے امام سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو اہم اہم پیغامات دیئے۔ اور یہ بتا دیا کہ۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

کربلا والوں کا پیغام۔ انہوں نے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے اور باطل کا ڈٹ کر سامنا کرنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے دنیا پر دین کو قربان کرنے کا نہیں بلکہ دین پر جان قربان کرنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے صبر، استقامت اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا پیغام دیا۔ حق پر قائم رہنے کا پیغام دیا۔

اور اسی طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بے مثال کردار اور قربانیوں سے تاریخ کربلا روشن نظر آتی ہے۔ کربلا کے میدان میں اپنے ہاتھوں سے لاشوں کو اٹھا رہی ہیں مگر سینہ نہیں پیٹ رہیں۔ اپنے بچوں کو جنگ کے لئے خود تیار کر رہیں، بھوک و پیاس کی شدت کو برداشت کر رہی ہیں مگر ہمت نہیں ہار رہیں۔ غم و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ مگر ناشکری نہیں کر رہیں۔ بلکہ اس حال میں بھی رب کا شکر ادا کر رہی ہیں، ایسی حالت میں بھی نماز اور دیگر عبادات کی پابندی کر رہی ہیں، ایسے وقت میں بھی پردہ کرنا نہیں چھوڑ رہیں۔ مختصر یہ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اہم کردار نے پوری دنیا کی عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو اہتمامِ پردہ کا پیغام دیا اور تمام مسلمانوں کو ہر حال میں صبر و شکر اور نماز کی پابندی کا پیغام دیا۔ غرضیکہ ان تمام کے ہر ہر کردار و عمل سے پیغامِ حق کی خوشبو آ رہی ہے۔۔۔۔۔

محرم میں کئے جانے والے غیر شرعی رسومات۔

اس عظمت والے مہینے میں ذکر شہادت، اور ان واقعات کو سن کر عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے بجائے اور ایصال ثواب، فاتحہ خوانی، صدقہ و خیرات کرنے کے بجائے، اور ان مقدس ہستیوں کے طریقۂ کار

اپنانے کے بجائے آج کل لوگوں نے بے جا رسومات و خرافات کو اپنا لیا ہے اور اسی کو ضروری سمجھ لیا ہے۔مثال کے طور پر مروجہ تعزیہ داری ، اور اس کے لئے زبردستی چندے کرنا، اس پر چڑھاوے چڑھانا، امام قاسم کی مہندی کے نام پر ہونے والے خرافات اور اسکے متعلق من گھڑت قصے بنانا، ماتم کرنا، ڈھول باجوں کے ساتھ کھیل کود کرنا، بچوں کو امام حسین کے نام پر فقیر بنانا، مصنوعی اور فرضی کربلائیں اور ان کا احترام کرنا، امام باڑے بنانا اور انکی تعظیم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کی کوئی شرعی حیثیت نہیں یہ سب ناجائز وگناہ، لغو اور جہالت کی پیداوار ہے، یہ سب رافضی اور شیعہ فرقہ کی دین اور انہیں کی گڑھی ہوئی کہانیاں ہیں۔ لہٰذا۔اس سے مسلمانوں کو بچنا نہایت ضروری ہے۔۔۔

یقیناً محرم الحرام شہداءِ کربلا کے نام سے جانا جاتا ہے اور بالخصوص اسکی دس تاریخ کو حسینی دن سے جانا اور مانا جاتا ہے۔۔ اور بے شک ایسا ہونا بھی چاہیے۔لیکن ہاں یہ بھی خیال رہے کہ مذہب اسلام ایک سیدھا، سچا، معتدل اور شرافت والا مذہب ہے۔اسکی حدیں مقرر ہیں۔لہٰذا اس میں جو بھی ہو وہ شریعت کے دائرے میں رہ کر ہو تبھی وہ کام درست اور قابل قبول ہوسکتا ہے؛ مگر جب ہمارا کوئی بھی طریقہ کار مذہب کی لگائی ہوئی چہار دیواری سے باہر نکل گیا تو وہ غیر اسلامی اور ہمارے بزرگ شخصیتوں کے لئے باعث بدنامی ہوگا؛ ہم جیسا کرینگے ہمیں دیکھ کر دوسرے مذہب کے لوگ یہی سمجھیں گے کہ انکے بزرگ بھی ایسا کرتے ہونگے۔کیونکہ جس طرح صالح اور شریف بچے کو دیکھ کر انکے والدین کو نیک اور شریف تصور کیا جاتا ہے اسی طرح قوم اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا تعارف ہوتی ہے۔لیکن ہم اگر اسلام اور اسلامی بزرگوں کے نام پر غیر شرعی حرکتیں کرینگے تو یقیناً جنہوں نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا ہے انکی نظر میں ہمارے مذہب کا غلط تعارف ہوگا اور پھر بھلا کوئی کیوں اسلام کی طرف رغبت رکھے گا؟

محرم کے مہینے یعنی حسینی دن کے ساتھ بھی کچھ لوگوں نے یہی سب کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کے کردار وعمل کو بھول گئے اور ان دنوں کو غیر شرعی رسومات کھیل تماشوں، ناچ گانوں، میلوں ٹھیلوں، اور تفریحوں کا دن بنا ڈالا۔

تو آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سب واہیات کو ختم کیا جائے ان سب سے خود بھی رُکا جائے اور دوسروں کو بھی روکا جائے؛ اور اسلامی طریقے سے اسے منایا جائے؛ رب کو راضی کرنے والے امور اور ان شہداء کی پاکیزہ روح کو ایصال ثواب کرنے والے کام کئے جائیں۔

اللہ رب العزت کی پاک بارگاہ میں دعا ہے کہ خالق کائنات تمام مسلمانوں کو برائی سے بچاتے ہوئے صراط مستقیم پر چلائے اور تمامی کو ہدایت کا نور عطا فرمائے۔اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عمل و کردار اور انکی مجاہدانہ زندگی سے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔آمین یارب العالمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ام الحسنات بنت مفتی محمد مظفر حسین مصباحی رضوی

عظمتِ والدین

از پیاری خاتون (سال پنجم) کٹیہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔

ترجمہ:۔اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

درود شریف:۔اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور بے حساب حمد وثناء اور شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنا محبوب مصطفیٰ کریم ﷺ ہم کو عطا فرمایا۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:۔

اللہ رب العزت نے انسانوں کو مختلف رشتوں میں پرویا ہے ان میں کسی کو باپ بنایا ہے تو کسی کو ماں کا درجہ دیا ہے اور کسی کو بیٹا بنایا ہے تو کسی کو بیٹی کی نسبت عطا کی ہے غرض کہ رشتے بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ان حقوق میں سے ہر ایک کا ادا کرنا ضروری ہے۔لیکن والدین کے حقوق کو اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اپنی بندگی اور اطاعت کے فوراً بعد ذکر فرمایا۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رشتوں میں سب سے بڑا حق والدین کا ہے۔۔۔

والدین سے حسن سلوک کا حکم:۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔اور تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر وہ تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔چاہے ان میں ایک پہنچے یا دونوں۔(اور ان کی کوئی بات تجھے ناگوار گزرے تو)ان سے کبھی ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان سے جھڑک کر بولنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا۔اے ہمارے پروردگار تو ان پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے۔(صرف ظاہر داری نہیں دل سے ان کا احترام کرنا) تمہارا رب تمہارے دل کی بات خوب جانتا ہے اور اگر تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والے کی خطائیں بکثرت معاف کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ جل جلالہٗ نے سب سے پہلے اپنی بندگی و اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کی بندگی ہرگز مت کرنا۔اس کے بعد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اولاد کو یہ سوچنا چاہیئے کہ والدین نہ صرف میرے وجود کا سبب ہیں بلکہ آج میں جو کچھ ہوں انہیں کی برکت سے ہوں۔والدین ہی ہیں جو اولاد کی خاطر نہ صرف ہر طرح کی تکلیف، دکھ اور مشقت کو برداشت کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات اپنا آرام و راحت اپنی خوشی وخواہش کو بھی اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔

والدین کی مزید حقوق:۔

تفسیر صراط الجنان میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر 83/کے تحت مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ والدین کے حقوق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جو ان کے لئے باعث تکلیف ہو اور اپنے بدن اور مال سے ان کی خوب خدمت کرے، ان سے محبت کرے، ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے ان سے گفتگو کرنے اور دیگر تمام کاموں میں ان کا ادب کرے ۔انکی خدمت کے لیئے اپنا مال انہیں خوش دلی سے پیش کرے اور جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے ۔ان کی وفات کے بعد ان کے لیئے ایصال ثواب کرے ۔ان کی جائز وصیتوں کو پورا کرے ۔ان کے اچھے تعلقات کو قائم رکھے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بد مذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ اصلاح وتقویٰ اور صحیح عقائد کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔

دعائے رحمت ومغفرت:۔

والدین کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اولاد ان کے حق میں دعائے مغفرت ورحمت کرتی رہے ۔کیوں کہ وہ خود تو اپنے ماں باپ کے احسانات نہیں چکا سکتے لہٰذا خداوندی باری تعالیٰ کی بارگاہ میں والدین کے لیئے رحمت و مغفرت احسان کا سوال کرتے رہیں ۔فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ (اِسۡتِغۡفَارُ الۡوَلَدِ لِاَبِیۡهِ مِنۡ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ مِنَ الۡبِرِّ) ۔ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لیئے دعائے مغفرت کرے ۔(کنزالعمال جز:۶،صفحہ ۱۹۲)

صاحب عقل وذی فہم کے لیئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب قرآن پاک میں اور احادیث طیبہ میں تکرار کے ساتھ والدین کے حقوق کا ذکر آیا ہے تو اولاد کو چاہیئے کہ ان کے حقوق بجالائے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے ۔(وما توفیقی الا باللہ)

والدین کی قبر پر جانا:۔

والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد پر والدین کا حق لازم ہے وہ یہ کہ ان کی قبر پر جائے ایصال ثواب کرے تو یہ اس شخص کے لیئے بھی باعث ثواب ہے ۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لیئے حاضر ہو تو اللہ پاک اس کے گناہ بخش دے گا ۔اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا ۔(معجم اوسط للطبرانی ۳۲۱/حدیث ۶۱۱۴)

والدین کی رضامندی:۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا رب کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی ش ۳۶۰/حدیث ۱۹۰۷)

والدین کے حقوق کی ادائگی:۔

انسان ساری عمر والدین کی خدمت کرتا ہے ان کی

اطاعت کرتا رہے ان کے آگے اف تک نہ کہے اپنی کمر پر اٹھا کر والدین کو حج کروائے پھر بھی والدین کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں والدین کے حق ادا کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ ہے کہ والدین کو غلام لونڈی کی صورت میں پائے اور ان کو حدیہ دے کر آزاد کردے ۔(مسلم ص ۶۲۴/حدیث ۳۹۹۹)

عزت واحترام کرنا:۔

اپنی ہر بات اور ہر عمل سے والدین کی تعظیم وتکریم کرے اور ہمیشہ انکی عزت واحترام کا خیال رکھے مثلاً

(۱)اولاد اپنے والدین کے آگے نہ چلے۔

(۲)والدین آئیں تو احتراماً کھڑے ہوجائے۔

(۳)والدین کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

(۴) کھانے پینے میں بھی والدین سے سبقت نہ کرے۔

روح البیان ۵/۱۴۶)

تین نوجوان اور نیک اعمال:۔

صحیحین اور دوسری کتب احادیث میں مروی ہے کہ اگلے وقتوں میں تین آدمی تلاش معاش کے لئے سفر میں نکلے راستے میں ان ہیں بارش نے آلیا اور وہ بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے اچانک ایک چٹان لڑک کر غار کے منہ پر آکر رُک گئی اور غار کا منہ بند ہوگیا انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ہر ایک اپنے اچھے اعمال کو یاد کرکے دعا مانگے تاکہ یہ چٹان ہٹ جائے ۔ایک اور روایت کے لفظ یہ ہیں کہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا ذرا سوچو اور کوئی ایسا عمل یاد کرو جو تم نے اللہ کی رضا جوئی میں کیا ہو اور اس عمل کو واسطہ بنا کر اس چٹان سے نجات کی دعا مانگو ۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا نشان مٹ گیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہم کہاں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے بہترین عمل کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں ۔تب ان میں سے ایک نے کہا الہٰ العالمین میرے والدین بوڑھے تھے میں ان سے پہلے شام کو کسی بچے کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا۔ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا میں کسی کام سے چلا گیا جب میں واپس آیا تو وہ سو چکے تھے ۔میں نے دودھ دوہا اور ساری رات دودھ لیکر سرہانے کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی ۔اور میرے بچے ساری رات بھوکے سوتے رہے ۔اے رب ذوالجلال میں نے یہ سب کچھ تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا۔اب تو یہ چٹان ہم سے ہٹادے ۔اس دعا کے بعد چٹان اتنی ہٹ گئی کہ سورج کی روشنی اندر آنے لگی۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں میرے چھوٹے بچے تھے میں جب بکریاں چرا کر واپس آتا تو دودھ دوہ کر پہلے والدین کو پلاتا پھر بچوں کو دیتا۔ایک مرتبہ مجھے ضروری کام کے لیئے جانا ہوا ۔ واپسی اس وقت ہوئی جب میرے والدین سو چکے تھے ۔میں نے حسب معمول دودھ نکالا اور لیکر والدین کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور بچے میرے قدموں میں پڑے دودھ طلب کرتے رہے مگر میں نے والدین کو دودھ پلائے بغیر انہیں دودھ دینا مناسب نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی ۔۔۔اے اللہ! اگر

میرے یہ عمل تیری رضا جوئی میں تھا تو اس چٹان کو ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ چٹان اتنی ہٹ گئی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے چچازاد بہن سے زنا سے باز رہنے کا ذکر کیا۔ اور تیسرے نے مزدور کی اجرت کی امانت داری کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ چٹان مکمل طور پر ہٹ گئی اور باہر نکل گئے۔

ماں باپ کو گالی نہ دینا:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ عرض کیا گیا! یا کوئی اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری ۹۴/۴ حدیث ۹۷۳)

پیاری خاتون

(سال پنجم) کٹیہار

اہلسنت والجماعت

از حافظ بلال احمد رضوی (سال سوم) گیا بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج سے تقریباً سو برس پہلے کی بات ہے کہ ایک دن حضور پرنور سرکار مصطفیٰ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کے بھرے مجمع میں بیان فرمایا کہ۔ (اِنَّ بنی اِسۡرَائیلَ تَفَرَّقَتۡ عَلیٰ ثِنۡتَیۡنِ وَسِبۡعِیۡنَ مِلَّۃً وَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلیٰ ثَلٰثٍ وَسَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً کُلُّھُمۡ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً)

ترجمہ:۔ یعنی نبی اسرائیل بہتر ۷۲ رفرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت کے لوگ تہتر ۷۳ رفرقوں میں بٹ جائینگے ان میں سے ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقہ ناری اور دوزخی ہوں گے۔

ہمارے نبی کے یہ ارشاد سن کر صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس فرقہ کی پہچان کیا ہوگی؟ ہمارے نبی جواب دیا۔ (مَا اَنَا عَلَیۡهِ وَ اَصۡحَابِیۡ) جس عقیدہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ اسی عقیدہ پر فرقہ رہے گا۔

ہمارے نبی کے اس حدیث پاک سے چار باتیں کھلے طور پر ثابت ہوئے۔ ایک تو یہ کہ مسلمان کہلانے میں کئی گروہ ہونگے۔ بہت سے چھپے اور فرقے ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا صرف ایک ہی فرقہ حق پر ہوگا باقی تمام فرقے گمراہ اور دوزخی ہونگے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس کے عقیدے سنت مصطفیٰ ﷺ اور جماعت صحابہ کے مطابق ہونگے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کے صحابہ حقانیت کی کسوٹی ہیں کہ جو ان کی راہ پر لگ جائے وہ حق پر ہیں اور جو ان کی راہ چھوڑ دے وہ گمراہ ہیں۔

حضرات ۔۔ہندوستان کے علماء میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت میر سید مولانا عبدالواحد بلگرامی، حضرت شیخ مجدد احمد فاروقی، حضرت مولانا شاہ

سید ابوالحسن نوری برکاتی مارہروی ، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنھم یہ سنیوں کی وہ پیشوا ہیں ۔جنھوں نے ایک طرف دین و مذہب کی حقانیت کا حق ادا کیا اور دوسری طرف عقائد اہلسنت کے فرقوں کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔

ہمارے زمانے میں چوں کہ بعض بے دین مولوی اور پیر بھی اپنے کو سنی کہلواتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنی ٹولی میں شامل کرتے ہیں ۔اس لیئے موجودہ دور میں صحیح عقیدہ والے عالم، مولوی، اور پیر کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکار اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی کو اپنا پیشوا تسلیم کرتا ہو۔اور آپ نے قرآن و حدیث کی جو تعلیمات اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں ۔ انہیں حق مانتا ہو۔

مولیٰ تعالیٰ ہم سبھی کے عقیدہ کی حفاظت فرما۔

آمین یارب العالمین

وما علینا الا البلغ

حافظ بلال احمد رضوی

(سال سوم) دیوان بیگھہ پوسٹ روشن گنج، ضلع گیا، بہار

Women Improvement خواتین کو بااختیار بنانا

عالمہ فاضلہ ربینہ روشن رضویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین کی بہتری معاشرے کی ترقی کا بنیادی ستون ہے۔خواتین نہ صرف خاندان کی بنیاد ہوتی ہیں بلکہ قوم کی تعمیر وترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔اسلام اور دنیاوی نقطہ نظر سے خواتین کی بہتری کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ انہیں ان کا جائز مقام اور حقوق مل سکیں۔یہ مضمون اسلام اور عصری دنیا کے تناظر میں خواتین کی بہتری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالے گا۔

اسلامی نقطہ نظر سے خواتین کی بہتری

اسلام نے خواتین کو عزت وقار اور مساوی حقوق عطا کیے ہیں۔قرآن مجید اور احادیث نبوی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خواتین کو معاشرے میں ایک باوقار مقام حاصل ہے۔

چند اہم نکات درج ذیل ہیں:۔

Equality and respect (1)

(ا):۔ (مساوات اور عزت)

قرآن پاک میں سورہ النساء (4:1) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

(اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا)۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد و زن دونوں اللہ کی تخلیق ہیں اور دونوں کی عزت و وقار برابر ہے۔

(۲)(تعلیم کا حق) Right to education

اسلام نے خواتین کی تعلیم پر زور دیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ و مُسلِمَةٍ" (علم حاصل کرنا ہر

مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔)"(ابن ماجہ)۔
خواتین کی تعلیمی ترقی ان کی ذاتی اور معاشرتی بہتری کے لیے ناگزیر ہے۔

(۳) (مالی و معاشرتی حقوق)

finiancial and social rights:

اسلام نے خواتین کو وراثت جائیداد اور کاروبار کا حق دیا ہے۔سورہ النساء آیت نمبر 7
لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا میں وراثت کے حوالے سے واضح احکامات ہیں۔

اس کے علاوہ خواتین کو اپنی کمائی اور جائیداد پر مکمل اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے مسائل سے باہر نکل کر خود کو اسلامی سانچے میں ڈھال کر کچھ کرے۔

(۴)(خاندانی کردار) Family roles:

اسلام میں خواتین کو ماں بہن، بیوی اور بیٹی کے طور پر عظیم مقام دیا گیا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ) جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔"(نسائی)۔

یہ خواتین کے خاندانی کردار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور اسلام میں عورت کا مرتبہ کیا ہے اس پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

دنیاوی نقطہ نظر سے خواتین کی بہتری

عصری دنیا میں خواتین کی بہتری کے لیے کئی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، جن میں تعلیم، صحت، معاشی خود مختاری اور صنفی مساوات شامل ہیں۔

(ا)(تعلیم وتربیت)

Education and training

دنیا بھر میں خواتین کی تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔اقوام متحدہ کے پائدہ ترقیاتی اہداف (SDG) میں صنفی مساوات اور خواتین کی تعلیم کو کلیدی اہمیت دی گئی ہے۔تعلیم یافتہ خواتین نہ صرف اپنے خاندان بلکہ معاشرے کی معاشی اور سماجی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں

(۲)(معاشی خود مختاری)

Economic autonomy

خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنانے کے لیے چھوٹے کاروبار مائیکرو فنانس اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ دنیا بھر میں خواتین کاروباری اداروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، جو ان کی خود اعتمادی اور معاشرتی کردار کو مضبوط کر رہا ہے۔

(۳):۔(صحت و بہبود)

Health and well-being

خواتین کی صحت خاص طور پر زچگی اور تولیدی صحت عالمی ترجیحات میں شامل ہے۔ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں صحت کے مراکز اور آگاہی پروگرام خواتین کی زندگیوں کو بہتر بنا رہے ہیں۔

(۴):۔(صنفی مساوات) Gender equality

عصری دنیا میں صنفی مساوات کے لیے جدو جہد جاری ہے۔ خواتین کو سیاست، سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر شعبوں میں برابر کے مواقع فراہم کرنے کے لیے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ تاہم اب بھی بہت سے ممالک میں صنفی امتیاز ایک بڑا چیلنج ہے۔

چیلنجز اور حل

خواتین کی بہتری کے راستے میں کئی رکاوٹیں ہیں، جیسے کہ سماجی روایات، تعلیمی کمی، معاشی عدم مساوات اور تشدد۔ ان مسائل کے حل کے لیے درج ذیل اقدامات اہم ہیں۔

(۱):۔ (تعلیمی مواقع میں اضافہ) Increasing educational opportunities

خواتین کے لیے مفت یا کم خرچ تعلیم کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں اسکولز اور تربیتی مراکز قائم کیے جائیں اور خواتین کے لیے تعلیم کو عام کیا جائے۔ بالخصوص انکی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی جائے۔ انکو خود اعتماد بنانے میں انکی مدد کی جاے۔ تاکہ وہ اپنی زندگی کو پرسکون بناسکے اور اپنے لیے کچھ کر سکے۔

(۲):۔ (قانونی تحفظ) Legal protection

خواتین کے خلاف تشدد ہراسانی اور امتیازی سلوک کو روکنے کے لیے سخت قوانین نافذ کیے جائیں۔

(۳):۔ (معاشی مواقع)

Economic opportunities

خواتین کے لیے ملازمتوں، کاروباری قرضوں اور تربیتی پروگراموں تک رسائی آسان کی جائے۔ مگر اس بات کا بالخصوص دھیان رکھا جائے کے ہر کام شریعت کے دائرے میں رہ کر ہی کی جاے۔

(۴):۔ (سماجی آگاہی)

Social awareness

معاشرے میں خواتین کے حقوق اور کردار کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے میڈیا، اسکولوں اور کمیونٹی پروگراموں کا سہارا لیا جائے انکے حقوق و کردار کو بتایا جائے اور عام کیا جائے تاکہ جہالت مٹ سکے اور انہیں جو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سے نجات مل سکے۔

Conclusion (نتیجہ)

خواتین کی بہتری نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کی ترقی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ اسلام نے خواتین کو عزت حقوق اور ایک باوقار مقام عطا کیا ہے، جبکہ عصری دنیا میں تعلیم، معاشی خودمختاری اور صنفی مساوات کے ذریعے ان کی بہتری کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات اور جدید دنیا کے تقاضوں کو یکجا کریں تو خواتین کو وہ مقام مل سکتا ہے جو ان کا حق ہے۔ معاشرے، حکومتیں اور افراد کو مل کر اس سمت میں کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خواتین اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایک بہتر اور خوشحال معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

رہینہ روشن رضویہ

عیدغدیرکیاھے؟

ازمولانامحمد مصوررضاعلیمی (بائسی پورنیہ بہار)

بِسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

عیدغدیرکیاہے؟یہ عیدکیوں منائی جاتی ہے؟اس کی اسلام میں کیاحیثیت ہے؟سوشل میڈیاپرلوگ اس عید کی مبارکباد دیتے نظرآئے توہم نے سوچاکہ عوام کواس کے بارے میں آگاہ کیاجائے۔۔۔۔۔۔

غدیرخم مکہ اورمدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے اور یہ اس وقت بمنزلہ ایک چوراہے کےتھایہاں سے مکہ سے آنے والے حجاج کے راستے الگ الگ ہوتے تھے مکہ اوریمن جانے والوں کاراستہ جنوب میں جاتاتھاعراق اور ہندوستان وغیرہ کو جانے والوں کاراستہ مشرق کو جاتا تھا اورمغربی ممالک اورمصروغیرہاکاراستہ مغرب کی سمت تو مدینہ شمال کی جانب تھا جب آپ صلّی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع سن 10 ہجری کو مکہ سے واپس ہوئے اور اس مقام پر پہنچے تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک خطبہ ارشادفرمایاکیوں کہ اس کے بعدآپ کے ساتھ حج پرجانے والے صحابہ الگ الگ ہونے والے تھے اس خطبے میں ہی دوسری کئی باتوں کے ساتھ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق فرمایا۔

اسے امام احمداپنی کتاب مسنداحمدحدیث نمبر 950 پرلکھتے ہیں!نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا!

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ. اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ، وَعَادِمَنۡ عَادَاہُ،

ترجمہ:۔جس کامیں مولی ہوں اس کےعلی مولی ہیں۔۔ اے اللہ!اس سے دوستی رکھ جو ان سے دوستی رکھے اوراس سے دشمنی رکھ جوان سے دشمنی رکھے!!

اس روایت کاسہارالےکرشیعوں نےحضرت علی کومولاکے لفظ کے ساتھ پہلاخلیفہ بنادیایعنی ان لوگوں نےحضرت ابوبکرصدیق کوپہلاخلیفہ اورحضرت عمرفاروق کودوسرااورحضرت عثمان کوتیسراخلیفہ لوگوں نے ماننے سے انکارکردیااورحضرت علی کوسب سے پہلاخلیفہ مانا۔۔ حضرت علی کو پہلا خلیفہ ماننے کے سہارے سے وہ حضرت علی کوسیدناصدیق اکبرسیدناعمرفاروق سیدناعثمان غنی کو بھی مولا اوران سے افضل کہنے لگے۔اس واقعے کوہی غدیرخم کاواقعہ کہاجاتاہےاس دن کوشیعہ رافضیوں نےعیدمناناشروع کردیااوراسے ہی عیدغدیرکےنام سے مشہورکردیامگریہ بات دھیرے دھیرے سنیوں میں بھی داخل ہوتی جارہی ہے افسوس کہ ہمارے لوگ بھی اس دن عیدغدیرمنانے لگے ہیں۔سب سے پہلےہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ لفظ مولاکےمعنی کیاہیں۔مولا عربی کاایک لفظ ہےجس کےکئی معنی لغت میں موجودہیں ان میں سےغلام،آقادوست،مددگار،سردارہیں۔

اوراس روایت میں یاکسی بھی روایت میں کسی لفظ کے ایسا کوئی معنی نہیں لیے جاتے جس سے فساد لازم ائے۔اسی لیے ایسے معنی لیے جائیں گےجوہرطرح سے درست ہو۔اوروہ معنی ہے دوست کے۔ یعنی نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کے علی دوست ہیں۔اس معنی کے سوا اگر لفظ مولا کا کوئی دوسرا معنی لیا جائے تو فساد لازم ائے گا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام فرشتوں کے رسولوں کے نبیوں کے اور خلفائے راشدین کے کے بھی آقا اور مولا ہیں ان سب سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔حضرت علی کے لیے ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے کیونکہ وہ نہ تو فرشتوں اور نبیوں و رسولوں کے آقا ہو سکتے ہیں اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی سے افضل ہیں اس لیے اس حدیث میں مولا کے جو معنی لیے جا سکتے ہیں وہ دوست کے ہیں پھر اس روایت کا پس منظر بھی دیکھا جائے کہ آخر یہ بات کب اور کس وجہ سے فرمائی گئی۔

امام احمد بن حنبل اپنی کتاب مسند امام احمد میں حدیث نمبر 22945 پر حدیث لکھتے ہیں ۔۔۔(عن بريدة، قال: غزوت مع علي اليمن، فرايت منه جفوة، فلما قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت عليا، فتنقصته، فرايت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير، فقال:" يا بريدة، الست اولى بالمؤمنين من انفسهم؟"، قلت: بلى يا رسول الله، قال: " من كنت مولاه، فعلي مولاه")

ترجمہ!! حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کا غزوہ کیا تو میں نے ان کے اندر کچھ سختی دیکھی تو جب میں مدینہ آیا تو میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان کم کر کے بیان کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو بدلتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے بریدہ! کیا میں تمام مومنین کے نزدیک ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کے علی رضی اللہ عنہ بھی دوست ہیں،،

تو جب روایات میں اس کی وجہ موجود ہے اور اہل تشیع کے مطابق ان روایات اسناد متواتر ہیں تو ہم اپنے من سے بنائی ہوئی باتوں کو کیسے مان لیں؟

اسی طرح اس روایت کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی نے شرح ابن ماجہ باب اتباع السنتہ صفحہ 111 پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا۔۔

وَقَالَ الشَّافِعِي عَنى بذلك وَلَاء الْإِسْلَامِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ﴾ [محمد: ١١] وقيل: سبب ذَلِك أَن أُسَامَة قَالَ لعَلي رَضِي الله عنه: لست مولاي، إنما مولاي رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك."، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں اسلامی بھائی چارہ مراد لیا ہے جیسا کہ سورہ محمد آیت نمبر 11 میں یہ اس وجہ سے کہ اللہ مومنین کا دوست ہے اور کافروں کا کوئی دوست نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ

عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ میرے دوست نہیں میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی،،،یعنی سارے قرائن سے یہی بات پتہ چلتی ہے کہ یہاں آپ کو مولا سے مراد لوگوں کا دوست کہا گیا ہے اب رہا سوال کے اس معنیٰ کو لے کر بھی کیا اس دن کو عید منائی جائے کہ اس دن حضرت علی کی دوستی کا اعلان ہوا ہے؟

تو جواب یہ ہے کہ تاریخ میں ایسے بہت سارے واقعات ہیں جن میں دوسرے کئی صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے خوشی والے القابات سے نوازا ہے اور دوسری بشارتیں عطا فرمائی ہیں جن میں سے کچھ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔۔

پہلی مثال:۔

امام بخاری اپنی کتاب صحیح البخاری حدیث نمبر 6204 پر حدیث لکھتے ہیں،،حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا سليمان، قال :حدثني ابو حازم، عن سهل بن سعد، قال:"إن كانت احب اسماء علی رضی الله عنه إليه لابو تراب، وإن كان ليفرح ان يدعى بها، وما سماه ابو تراب إلا النبي صلى الله عليه وسلم غاضب يوما فاطمة، فخرج فاضطجع إلى الجدار إلى المسجد، فجاءه النبي صلى الله عليه وسلم يتبعه، فقال :هو ذا مضطجع فی الجدار، فجاءه النبي صلى الله عليه وسلم وامتلا ظهره ترابا، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن ظهره ويقول : اجلس يا ابا تراب"

ترجمہ۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں ابو التراب کا لفظ بہت پسند تھا اور اس نام سے پکارے جانے سے بہت خوش ہوتے تھے اور یہ نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رکھا ہوا تھا ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے اور مسجد کی دیوار سے لگ کر لیٹ گئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تلاش کرتے ہوئے تشریف لائے کسی نے بتایا کہ وہ دیوار سے لگ کر لیٹے ہوئے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی پیٹھ میں مٹی لگ گئی تھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹ سے مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھیں!،،بالکل واضح روایت ہے کہ حضرت علی کو یہ کنیت کتنی پسند تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی اور آپ اپنے لیے یہ پسند کرتے تھے کہ آپ کو آپ کے نام سے نہیں پھر اسی کنیت سے پکارا جائے مگر تاریخ میں کبھی اس دن کو عید نہیں منائی گئی۔

دوسری مثال:۔

امام حاکم اپنی کتاب المستدرک علی الصحیحین حدیث نمبر 4898 پر حدیث لکھتے ہیں!۔۔۔۔۔۔۔أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا جَدِّي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «

ترجمہ۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک حمزہ بن عبد المطلب ساتویں آسمان پر اللہ کے شیر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر لکھے گئے ہیں۔۔۔اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت حمزہ کو اللہ کا شیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر کہا ہے۔۔مگر اس دن کو بھی کسی نے عید نہیں منائی۔۔

تیسری مثال:۔

امام بخاری اپنی کتاب صحیح البخاری حدیث نمبر 6184 پر حدیث لکھتے ہیں۔۔۔حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن سفيان، حدثني سعد بن إبراهيم، عن عبد الله بن شداد، عن علي رضي الله عنه، قال:" ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفدي احدا غير سعد سمعته يقول:ارم فداك ابي وامي اظنه يوم احد".

ترجمہ۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے کا لفظ کہتے نہیں سنا سوا سعد بن ابی وقاص کے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے تیر مارا ے سعد میرے ماں باپ تم پر قربان ہو میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا سبحان اللہ یہ ایسے زبردست الفاظ ہیں کہ خود حضرت علی فرما رہے ہیں کہ میں نے ایسا کسی کے لیے کہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سنا۔۔۔

چوتھی مثال:۔

امام ترمذی اپنی کتاب سنن ترمذی میں حدیث نمبر 3747 پر حدیث لکھتے ہیں۔۔۔حدثنا قتيبة، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عبد الرحمن بن حميد، عن ابيه، عن عبد الرحمن بن عوف، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ابو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد في الجنة، وسعيد في الجنة، وابو عبيدة بن الجراح في الجنة ".

ترجمہ۔۔عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر جنتی ہیں عمر جنتی ہیں عثمان جنتی ہیں علی جنتی ہیں طلحہ جنتی ہیں زبیر جنتی ہیں عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں سعد جنتی ہیں سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں،،،

سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں دس صحابہ کو جنت کی بشارت دے دی اور یقینی بات ہے کہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت ملنا لوگوں کے ذریعے مولا کہے جانے سے زیادہ خوشی کی بات ہے مگر اس دن بھی کسی نے عید نہیں منائی۔۔۔

ذرا غور کریں کہ یہ سارے الفاظ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو اللہ کا اور اپنا شیر کہا اور حضرت سعد رضی اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ اے سعد تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں" یہ الفاظ مولی (دوست) کہنے سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور آپ کا ایک ہی مجلس میں دس صحابہ کو جنت کی بشارت دینا بھی مولی کہے جانے سے زیادہ خوشی کی بات ہے۔لیکن ان میں سے کسی دن بھی کسی نے عید نہیں منائی۔ پھر آخر صرف حضرت علی کو مولیٰ (دوست) کہے جانے کے دن عید کیوں منائی جانے لگی؟ کیوں کہ یہ شیعوں کا کام تھا اور انہوں نے لفظ مولیٰ کو لیکر حضرت علی کو تمام فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کا بھی سردار اور آقا مان لیا اور اس لفظ کے ساتھ وہ حضرت علی کو پہلا خلیفہ بلا فصل بھی مانتے ہیں۔اس کے علاوہ تاریخ میں اسی دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی دن ہے اور شیعہ حضرات ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشی بھی مناتے ہیں۔عید غدیر کی شروعات جس نے سب سے پہلے کی اس کا نام احمد ابن بویہ تھا۔ یہ تاریخ میں معز الدولتہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ 352 ہجری میں بغداد میں حاکم تھا اسی وقت اس نے شیعوں کی رسومات کو فروغ دیا اور اس دن کو بطور عید منانے کی شروعات کی۔

لیکن اصل میں اس دن کو منانے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ مولیٰ علی کی محبت میں عید منا رہے تھے، بلکہ اس تاریخ کو ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا اوران کی شہادت کی خوشی میں رافضیوں نے یہ عید شروع کی۔

امام محمد بن یحیی اندلسی اپنی کتاب التمہید والبیان میں صفحہ نمبر 186 پر لکھتے ہیں:۔وقد اتخذت الرافضة اليوم الذى قتل فيه عثمان رضى الله عنه عيداً

وقالوا :هو يوم عيد الغدير

ترجمہ:۔اور روافض نے اس دن کو عید منائی جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اور اس دن کو عید غدیر کہا۔

ایک اور جگہ امام ذہبی اپنی کتاب العبر فی خبر من غبر صفحہ 90 پر لکھتے ہیں:وفيها يوم ثامن عشر ذى الحجة، عملت الرافضة عيد الغدير، غدير خم، ودقت الكوسات وصلوا بالصحراء صلاة العيد.

ترجمہ:۔اور اٹھارہ ذوالحجہ کو روافض نے عید غدیر منائی، ڈھول بجائے اور صحراء میں عید کی نماز پڑھی۔

یعنی یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ یہ عید شیعوں نے شروع کی ہے اور ان کے کرنے کرانے کا مقصد بھی واضح ہوگیا۔

اہلسنت کا عقیدہ

اہلسنت یعنی سنیوں میں عید غدیر نام کی کوئی عید نہیں ہے اور نہ ہی اس دن کو عید منانے کی کوئی وجہ ہے۔خاص طور پر جس دن ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو

شہید کیا گیا ہو۔ہم مولیٰ علی کی ولایت پر یقین رکھتے ہیں آپ کو مولیٰ مانتے ہیں بلکہ سارے صحابہ ہمارے مولی ہیں۔لیکن اس دن کو خاص کر کے عید منانا یہ اہل سنت کا نہیں شیوں کا کام ہے۔لحاظہ شیعوں کی دھوکے بازی سے خود کو بچائیں۔اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

راقم الحروف۔

مولانا محمد منصور رضا علیمی غفرلہ

(الصف۔فضیلت،)السکونت۔بائسی پورنیہ بہار

محرم الحرام اور اہل بیت اطہار

از محمد فیضان (سال اول) رول نمبر ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا صدق اللہ مولانا العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم حمدو صلواۃ وبعد

قرآن المجید وفرقان حمید سورہ احزاب سے 33 ویں آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا رب تعالیٰ سے دعا ہے وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدقے مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔

محترم حضرات:۔محرم الحرام کا بابرکت مہینہ جاری و ساری ہے حرمت والے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں بڑی برکتیں ہیں جیسے ہی محرم الحرام کا مہینہ آتا ہے ہمارے اسلاف کی قربانیاں ہمارے ذہنوں میں تازہ ہو جاتی ہے یکم محرم الحرام حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم شہادت اور 10 محرم الحرام حضرت سیدنا امام حسین اور ان کے رفقا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی لازوال قربانیاں تاریخ کا ایک روشن باب ہے آج کی اس محفل میں آپ کے سامنے نواسہ رسول امام عالی مقام امام ہمام حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت کے حوالے سے کچھ عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

ولادت باسعادت

آپ کا نام رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہارون علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے شبیر کے نام

پر رکھا لفظ شبیر کا عربی میں ترجمہ حسین بنتا ہے آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

ذکی شہید اعظم امام عالی مقام سید شباب اہل الجنۃ سبط الرسول ریحان الرسول آپ کے القابات ہیں آپ کی ولادت باسعادت چار شعبان المعظم چار ہجری بروز سہ شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی آپ اپنے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ سے 11 ماہ 10 دن بعد پیدا ہوئے جب آپ کی ولادت ہوئی تو سرور کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے محبت وشفقت سے گود میں اٹھایا کانوں میں آذان و اقامت کہی تحنیک فرمائی پھر ساتویں دن دو منیڈھے ذبح کرکے آپ کا عقیقہ کیا نہایت ہی حسین و جمیل فصیح اللسان بڑے بردبار حلیم الطبع عزت وشان والے اور نہایت ہی صبر و تحمل کے پیکر تھے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان سے بہت محبت فرماتے حتی کہ جو امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے محبت کرتا ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس شخص سے بے حد محبت فرماتے ہیں چنانچہ احادیث میں آتا ہے حدیث شریف طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 2643 میں نقل ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں فرمایا جس نے حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

حدیث شریف ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ تعالی اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو دلائل النبوۃ میں نقل فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی چچی جان حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہما ایک دن بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ایک پریشان کن خواب دیکھا ہے۔ خواب بیان کرنے کی جرات نہیں ہے جب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بار بار دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا! میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا یہ سن کر نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ فاطمہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں کھیلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت ام الفضل کی گود میں دیے گئے۔

جبرائیل علیہ السلام بھی امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے محبت کرتے ہیں۔

اسد الغابہ اور الاصابہ میں حدیث پاک ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن جلدی کرو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ صرف حسن سے کیوں

فرمارہے ہیں۔حسین چھوٹے ہیں ان سے کیوں نہیں فرما رہے چونکہ جبرائیل امین حسین کو ایسا کہہ کر حوصلہ دلا رہے ہیں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی خاطر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی قربانی دی۔

شواہد النبوت صفحہ نمبر 305 پر علامہ جامی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے دہنے اور صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے بائیں جانب بیٹھائے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خدا تعالی ان دونوں کو آپ کے پاس جمع نہ رہنے دے گا۔ان میں سے ایک کو واپس بلالے گا اب ان دونوں میں سے جسے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چاہیں پسند فرمالیں نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اگر حسین رخصت ہو جائیں تو ان کی جدائی فاطمہ اور علی کو تکلیف دے گی اور مجھے بھی تکلیف ہوگی اور اگر ابراہیم کا انتقال ہو گیا تو زیادہ غم مجھے کو ہوگا اس لیے مجھے اپنا غم پسند ہے اس واقعہ کے تین روز بعد ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کا انتقال ہو گیا نور الابصار صفحہ نمبر 114 پر حدیث شریف نقل ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہونٹوں کو اس طرح چوستے ہیں جیسے کہ آدمی کھجور چوستا ہے۔

ایمان افروز واقعہ

نزہتہ المجالس میں یہ واقعہ نقل ہے۔۔حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں حسنین کریمین نے دو تختیاں لکھیں ہر ایک نے کہا کہ میری تحریر اچھی ہے فیصلہ کے لیے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے کہ آپ فیصلہ فرمائیں کہ کس کی تحریر اچھی ہے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ یہ سوچ کر فیصلہ نہیں کر سکے کہ کسی ایک شہزادے کی دل شکنی ہوگی آپ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ دونوں ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا فیصلہ کیجئے کہ کس کی تحریر اچھی ہے۔خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں کہ میں فیصلہ نہیں کرسکوں گی اس معاملہ کو تو تم اپنے نانا جان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ وہ فیصلہ کر دیں گے کہ کس کی تحریر اچھی ہے چنانچہ دونوں شہزادے نانا جان سرور کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی آپ فیصلہ فرمادیں کس کی تحریر اچھی ہے کونین کے والی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سوچا کہ اگر حسن کی تحریر کو اچھی کہوں تو میرے حسین کو ملال ہوگا اور حسین کی تحریر کو عمدہ کہوں تو حسن کو رنج ہوگا۔آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اس کا فیصلہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کریں گے حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالی کے حکم سے حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالی فرمائے گا۔میں اللہ تعالی کے حکم سے ایک سیب لایا ہوں اس نے فرمایا کہ میں اس جنتی سیب کو تختیوں پر گراؤں گا جس تختی پر یہ سیب گرے گا فیصلہ ہو جائے گا اس کی تحریر اچھی ہے۔اب دونوں تختیاں اکٹھی رکھی گئی اور

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوپر سے ان تختیوں پر سیب گرایا۔ اللہ تعالی کے حکم سے راستہ ہی میں سیب کٹ کر ادھا ایک تختی پر اور دوسرا ادھا ایک تختی پر گرا اس طرح رب کریم نے فیصلہ فرمادیا کہ دونوں شہزادوں کی تحریریں اچھی ہیں۔

محترم حضرات:۔ اس سے معلوم ہوا کہ کائنات کا پالنے والا رب ذوالجلال امام حسین اور امام حسن رضی اللہ تعالی عنہما سے کتنی محبت فرماتا ہے کہ ایک کی بھی دل شکنی اسے گوارا نہیں ہوا۔

امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کی خبر

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معجم میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث نقل کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش کے فرشتے نے اللہ تعالی کے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اجازت طلب کی نے اجازت عطا فرمائی۔ وہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے گھر رونق افروز تھے آپ نے فرمایا اے ام سلمہ دروازے کا اچھی طرح خیال رکھنا کوئی اندر نہ آنے پائے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما دروازے پر نگہبانی فرمارہی تھی کہ اتنے میں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ ائے اور زبردستی اندر چلے گئے اور نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اوپر کھیلنے کودنے لگے تو آپ ان کو گود میں لے کر چومنے اور پیار کرنے لگے یہ منظر دیکھ کر اس بارش کے فرشتے نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں ان سے محبت رکھتا ہوں ہے فرشتے نے عرض کی انہیں تو آپ کی امت عنقریب شہید کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھادوں جہاں اور ایک مقدر تھا جسے ہو کر رہنا تھا اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ تعالی کی عطا سے غیب جانتے اس لیے آپ نے وہ سرخ مٹی اپنی ازواج میں سے صرف حضرت ام سلمہ کو دی۔ حالانکہ اس وقت آپ کی کئی ازواج حیات تھیں کسی اور کو نہ دی نگاہ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دیکھ رہی تھیں کہ جب کربلا کا واقعہ رونما ہوگا اس وقت صرف اور صرف میری زوجہ حضرت ام سلمہ حیات ہوگی۔

یزید کی تخت نشینی

60ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عن کے وصال کے بعد یزید نے تخت نشین ہوتے ہی اپنی بات کے لیے گئے ہر طرف حکم نامہ روانہ کیے گورنر مدینہ ولید بن عقبہ کو یزید نے اپنے والد کے وصال کی اطلاع دی اور لکھا کہ ہر خاص و عام سے میری بیعت لو ان سب کو ایک لمحہ مہلت نہ دو۔ ولید بن عقبہ گھبرایا مشورہ کے لیے مروان بن حکم کو بلایا مروان نے کہا کہ تینوں حضرت امام حسین عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بلاؤ اور یزید کی بات کا مطالبہ کرو اگر بیعت سے انکار کر دے تو قتل کردو ولید بن عقبہ نے مروان کی گفتگو سن کر کہا خدائے ذوالجلال کی قسم اگر مجھے ساری دنیا کا مال ومتاع

بھی مل جائے تو بھی میں ان ہستیوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو الودہ نہیں کرسکتا۔ یزید نے تخت نشین ہوتے ہی پہلا مطالبہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیعت کا کیوں کیا؟

امام ذہبی سیر اعلام النبلاء تسری جلد صفحہ نمبر 198 پر فرماتے ہیں اس لیے کہ اگر ان دو ہستیوں نے یزید کی بیعت کر لی تو ان کے بعد اہل مدینہ کی بیعت آسان ہو جائے گی۔

یہاں یزید کے متعلق کچھ ضروری باتیں کروں گا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید صحابی نہیں تھا۔ بعض لوگ لاعلمی کی بنیاد پر اسے صحابی کہہ دیتے ہیں یزید 25ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں پیدا ہوا۔ اس کی کنیت ابو خالد تھی یزید بہت موٹا بد خلق فاسق و فاجر شرابی بدکار ظالم اور بے ادب تھا۔ 60ھ میں تخت نشین ہوا اس وقت یزید کی عمر 35 برس تھی اس کے دل میں اقتدار کا گھمنڈ اور بہت غرور تھا۔ بعض لوگ یہ حدیث پیش کر کے یزید کو جنتی بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قسطنطنیہ مدینۃ القصیر پر حملہ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔ یزید اس لشکر کا سپہ سالار تھا لہذا وہ بھی بخشا ہوا ہے۔ یہ تحقیق درست نہیں ہے۔ جب کہ درست یہ ہے کہ امام ابو داؤد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ مدینۃ القصیر پر پہلا حملہ حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں ہوا۔ الغرض کے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے بیعت سے انکار کر دیا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ خوب جانتے تھے کہ بیعت کے انکار سے یزید بدبخت جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جائے گا۔ لیکن آپ نے اپنی جان کو قربان کرنا گوارا فرمایا مگر یزید جیسے ظالم فاجر اور شرابی کی بیعت کرنا گوارا نہ فرمایا۔ اگر امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ یزید کی بیعت کر لیتے تو وہ آپ کی بہت قدر و منزلت کرتا اور دنیا کی بے شمار دولت آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا مگر امام حسین جانتے تھے کہ قیامت کے دن ہر شخص ظالم کی بیعت کرتے وقت یہ کہے گا کہ جب نواسہ رسول نے ظالم کی بیعت کر لی تو ہم کس کھاتے کے ہیں۔

بحر حال امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے مدینہ چھوڑ کر مکہ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ محترم حضرات مدینہ منورہ وہ شہر ہے جس سے محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بے انتہا محبت فرماتے تھے جب نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری مدینے میں داخل ہوتی تو آپ چہرہ انور سے کپڑا ہٹا دیتے اور سواری کی رفتار تیز فرما دیتے ہیں بخاری شریف کی حدیث نمبر 612 ہے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی مدینہ کے لیے کہ اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب کر دے جیسا کہ ہم مکہ مکرمہ کے محبت کرتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی حتی کہ اپ کی سواری نے جب مدینہ منورہ کو دیکھا تو اس کی محبت میں رقص کرنے لگی۔

مسلم شریف کی حدیث نمبر 3222 ہے نبی پاک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت دے آج دنیا کا ہر مسلمان تمنا کرتا ہے کہ اے مالک و مولا موت سے پہلے ایک مرتبہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدینہ دکھادے۔

وہ مدینہ جسے دیکھنے کے لیے عاشق کی آنکھ ترستی ہے آج نبی کے نواسے کے لیے مدینہ چھوڑنے کا وقت اگیا ہے اب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری سلام کے لیے نانا جان رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے میرا دل کہتا ہے کہ امام حسین کا دل رو رہا ہوگا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے نانا جان وہ حسین جو حالت سجدہ میں آپ کی پیٹھ پر سوار ہو جاتا تو آپ سجدہ طویل کر دیتے تھے آج آپ کا بیٹا حسین آپ کا مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہے وہ حسین جو لڑکھڑاتے ہوئے بچپن میں مسجد نبوی میں چلا آتا تو آپ وعظ چھوڑ کر ممبر سے اتر کر اپنی گود میں بیٹھا لیتے نانا جان وہ حسین آج آپ کا مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہے وہ حسین جب بچپن میں روتا تو میری والدہ سے فرماتے کہ اسے مت رولاؤ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے نانا جان وہ حسین جسے کاندھوں پر سوار کیا کرتے تھے نانا جان وہ حسین جس کے لیے آپ نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو قربان کیا تھا آج آپ کا بیٹا حسین آپ کا مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہے نانا جان اس لیے مدینہ چھوڑ رہا ہوں کہ میرا یہاں رہنا دشوار ہو گیا ہے نانا جان میں جا رہا ہوں مجھے اجازت دیجئے۔ محترم حضرات:۔ ذرا سوچیئے۔۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہہ رہے ہوں گے اس وقت قبر انور میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہوگا۔ اس کا تصور اہل محبت کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور پر الوداعی سلام پیش کیا یہ دن کتنے رنج و غم کا دن تھا کہ نواسۂ رسول جن کا سب کچھ مدینہ میں ہے۔ مگر وہ مدینے سے جا رہے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہے ہیں آپ الوداع کہہ کر روتے ہوئے واپس ہوئے ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ مدینہ منورہ پر حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہو گئے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ اب میں مدینہ منورہ واپس نہیں آؤں گا بلکہ یہ سلام آخری ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ پہنچے اور آپ کی تشریف آوری کی لوگوں کو خبر ہوئی تو مکہ والوں کے لیے عید کا سما تھا مکہ والوں کے نصیب کھل گئے ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں مسرتیں ہی مسرتیں تھی کہ نواسۂ رسول جلوہ گر ہو گئے ہیں جوق در جوق آپ کی خدمت میں لوگ آنے لگے اور آپ کی زیارت و محبت سے فیض حاصل کرنے لگے مکہ میں آپ مہمان کی حیثیت سے مقیم رہے نہ آپ نے یزید کے خلاف کسی کی بیعت لی نہ کوئی طاقت و لشکر جنگ کے لیے تیار کیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محمد فیضان

(سال اول) رول نمبر 20

تم کائناتِ حسن ہو یا حسنِ کائنات

از شاہین پروین تخصص فی الفقہ (سال اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم، سیّدِ دو عالم، رحمتِ مجسم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے شمار عظمتیں، رفعتیں اور ان گنت خصوصیات سے نوازا۔ ان بے نظیر خصوصیات میں ایک عظیم ترین خصوصیت آپ ﷺ کا بے مثال حسن و جمال ہے۔

آپ ﷺ کا جمالِ مبارک ایسا بے نظیر اور نورانی تھا کہ اگر دنیا بھر کی ساری خوبصورتی کو یکجا کر دیا جائے، تب بھی وہ آپ ﷺ کے حسنِ حقیقی کے سامنے ماند پڑ جائے۔ آپ ﷺ کے رخِ انور کی تابانی ایسی تھی کہ چاند شرمائے، سورج دم توڑے، اور پھولوں کی لطافت بھی پیچھے رہ جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ کائنات کی ہر خوبصورتی آپ ﷺ کے حسن کا پرتو ہے، اور جو کچھ بھی حسین ہے، وہ آپ ﷺ کے جمالِ مطہر کا صدقہ ہے۔

قرآنی استشہاد

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (45) وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (46) (سورۂ احزاب)

ترجمہ:۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا، اور چمکا دینے والا آفتاب۔

اس آیتِ مبارکہ میں حضور ﷺ کو "سراجاً منیراً" یعنی روشن چراغ، چمکتا سورج کہا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا وجودِ مقدس نہ صرف ہدایت کا سرچشمہ ہے بلکہ نور و روشنی کا منبع بھی ہے۔

صدر الافاضل حضرت مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "سراج کا معنی آفتاب، قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے۔ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا جیسا کہ سورہ نوح میں 'وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا' (سورۂ نوح ١٦) کہا گیا۔ درحقیقت ہزار آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت میں پہنچی۔" (خزائن العرفان، صفحہ ٧٨٤)

صحابہ کی شہادتیں اور چشم دید گواہیاں

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھنا بھی ایمان کی تازگی کا سبب تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب ہم آپ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھتے، تو ایسا لگتا گویا چودھویں کا چاند ہمارے سامنے چمک رہا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِذَا فِيهَا الْقَمَرُ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ، فَوَاللَّهِ لَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ"

میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا، آپ نے سرخ جوڑہ زیب تن فرمایا تھا۔ میں ایک نظر آپ ﷺ پر ڈالتا، اور ایک نظر چاند پر تو اللہ کی قسم! آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔" (شمائل ترمذی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، بَعِيدِ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَط أَحْسَنَ مِنْهُ"

نبی کریم ﷺ درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین وجمیل نہیں دیکھا۔" (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ)

نورانی چہرہ اور عجائباتِ جمال

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب خصائص الکبری میں فرماتے ہیں:۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:۔

"میں سحری کے وقت سی رہی تھی، میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ بہت تلاش کی مگر نہ ملی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ داخل ہوئے، تو آپ کے چہرہ انور کی روشنی سے سوئی نظر آ گئی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے فرمایا: اے حمیرا! افسوس ہے۔ پھر فرمایا۔ افسوس ہے (تین مرتبہ فرمایا) اُس شخص پر جس نے نظر کو میرے چہرے کی طرف دیکھنے سے حرام کیا۔" (ابن عساکر)

تمام انبیاء میں سب سے حسین وجمیل

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب الشفا میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ما بعثَ اللهُ نبيًّا إلا حسنَ الوجهِ، حسنَ الصوتِ، وكان نبيُّكم صلى الله عليه وسلم أحسنَهم وجهًا وأحسنَهم صوتًا"

اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجے، وہ خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز والے تھے، اور تمہارے نبی ﷺ ان میں سب سے زیادہ خوبصورت چہرے اور سب سے عمدہ آواز والے تھے۔" (الشفا، قاضی عیاض، باب علامات النبوۃ، الفصل الثانی)

نبی کریم ﷺ کا حسنِ ظاہری ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں، اور جس کا تذکرہ صحابہ کرام سے لے کر اولیاء وصالحین تک ہر دور کے مخلصین امت نے کیا۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور ہدایت کا مینار تھا، جسے دیکھنے والے فقط ظاہری آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے روشنی حاصل کرتے تھے۔ یہ وہ حسن ہے جو جمال کے ہر پیمانے سے ماورا ہے، جو صرف نگاہ کو نہیں بلکہ روح کو منور کرتا ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

آپ ﷺ کا حسن، صرف جسمانی کشش یا ظاہری جمال تک محدود نہیں بلکہ نورِ نبوت، سیرت کی پاکیزگی،

اخلاق کی بلندی، اور روحانیت کی تابانی آپ کے جمال کا حقیقی مظہر ہے۔ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے علم، وقار، حلم، محبت، الفت، اور رحمت چھلکتی تھی۔ جس نے بھی آپ ﷺ کو سچے دل سے دیکھا، وہ آپ ﷺ کا گرویدہ ہوگیا۔

لیکن افسوس! کچھ ایسے بدبخت بھی اس دنیا میں گزرے اور آج بھی موجود ہیں، جنہوں نے آپ ﷺ کے حسنِ ظاہری و باطنی پر طنز کیا، انکار کیا، اور گستاخی کی۔ ان کی آنکھوں پر بغض و عناد کی پٹی بندھی ہوئی ہے، ان کے دلوں میں نورِ ایمان کی روشنی داخل نہیں ہوئی۔ وہ نہ صرف حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرتے ہیں بلکہ رحمتِ عالم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:۔ "وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ" (سورہ منافقون، آیت ٤)

اور جب تو انھیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات غور سے سنے گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ اُنھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

یہ منافقین نہ خود نور کو قبول کرتے ہیں، نہ دوسروں کو روشنی کی طرف بڑھنے دیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حسنِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا سورج ہے جسے جھٹلانے والا خود خود اندھیروں میں گم ہو جاتا ہے۔ اس نور کا انکار، درحقیقت اپنی قسمت کے چراغ کو بجھا دینا ہے۔ ایسے منکروں کی عقل اور قلب پر افسوس ہے جنہوں نے رب کے محبوب کی عظمت پہ پردے ڈالنے کی کوشش کی۔

لیکن سچائی یہ ہے کہ: "يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ" (سورۃ التوبہ، آیت ٣٢)

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔ لہٰذا۔۔۔ اے عاشقانِ رسول ﷺ! آؤ ہم اپنے دلوں کو نورِ مصطفیٰ ﷺ سے روشن کریں، اپنی آنکھوں کو اُس چہرۂ انور کی زیارت کی تمنا سے نمناک کریں، اپنی زبانوں کو درود سے معطر رکھیں، اور اپنے کردار کو آپ ﷺ کے اخلاق کا پرتو بنائیں۔ کیوں کہ یہی حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا سچا پیغام ہے، اور یہی ہمارے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کی راہ ہے۔

اللّٰھم ارزقنا حبَّ نبیّك المصطفیٰ ﷺ، و شفاعتَه فی الدنیا والآخرۃ، و احشرنا فی زمرتِه و تحت لوائِه، و انفعنا بجمالِه و کمالِه۔ آمین یا رب العالمین۔ ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی سچی محبت عطا فرما، ان کی شفاعت نصیب فرما، ہمیں قیامت کے دن ان کے جھنڈے کے نیچے جمع فرما، اور ہمیں ان کے جمال و کمال سے دنیا و آخرت میں فائدہ عطا فرما۔ آمین

شاہین پروین
نلہاٹی بیر بھوم تخصص فی الفقہ (سال اول)

العینان تزنیان (یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہے)

از محمد منہاج عالم رضوی (سال اول) جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم (وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ)

حضرات گرامی موضوع ہے "العینان تزنیان" یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں:۔

اس پرفتن دور میں اگر معاشرے کے حالات کا بنظر عمیق مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اکثر دوشیزاؤں نے اپنا چہرہ سجا سنوار کر غیر محرموں کی نگاہوں کا مرکز بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے حسن کی نمائش میں کسی طرح کی کوئی کسر نہ چھوڑی ہے یہی وجہ ہے کہ نکاح کے بجائے زنا، کرونا وائرس کی طرح بڑی تیزی سے پھیل کر نوجوانوں کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے اور معاشرے کو اس قدر بے حیا بنا دیا ہے۔ کہ زنا آسان ہو گیا ہے اور نکاح بے حد مشکل۔

حضرات گرامی:۔ بے پردگی نے کتنے والدین کو رسوا کیا، گھروں کو اجاڑ دیا اور معاشرے کو بدبودار بنا کر تباہ و برباد کر دیا ہے آئے دن اخبار میں گینگ ریپ کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں ہزاروں بیٹیوں کی عصمت تار تار کر دیا گیا۔ مغرب کے اسلام دشمن عناصر قوتوں نے پوری دنیا کی عورتوں کو خاص کر مسلم عورتوں کو ننگا کرنے میں بھرپور بیڑہ اٹھایا اور بے حیائی کے جتنے بھی راستے ہو سکتے تھے انہوں نے اپنا کر ہر روز انتھک محنت کرتے رہے۔

ڈاکٹر اقبال اشارہ دیتے ہیں:۔

باطل کے فال وفر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

لیکن افسوس کہ مسلم عورتیں ان کی سازشوں کا شکار ہو کر ان کے راستوں پر رواں دواں ہیں اور اسلام دشمن عناصر کے حربوں کو سمجھنے سے کوسوں دور کھڑی ہیں۔ جب ان سے پردے کو کہا جائے تو فیشن کا زمانہ ہے بول کر مغرب کی لگائی ہوئی بے حیا مہلک آگ میں خود کو جھونک دیتی ہیں۔ جس کا نتیجہ قتل، خودکشی اور ذلت و رسوائی کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یہ ہے دنیا کا حال کہ عورتوں کو برہنہ اور برباد کرنے میں جٹی ہوئی ہے۔

مگر دین اسلام ایسا دین حنیف اور مہربان دین ہے کہ عورتوں کی مال، جان اور عزت و ناموس حتی کہ مذکورہ تمام نقصانات سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

یہی وجہ ہیکہ اللہ اور رسول اللہ نے پردہ یعنی خود کو ڈھنک کر رکھنے کا حکم دیا۔ تاکہ نہ کوئی جسم دیکھے نہ خواہشات جنم لے یقینا یہ راستہ اپنا لیا جائے تو تمام حادثات ختم ہو جائیں گے اور معاشرے میں خوشحالی پھیل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورہ نور میں ان حادثات سے بچنے کا بہترین حل عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

یعنی میرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ مومنہ عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور یہی حکم اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے پہلے مردوں کو ارشاد فرمایا :۔ (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ)

یعنی محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ میرے عزیزوں! اللہ نے تمام برائیوں کا دروازہ یعنی نگاہ کو ہی بند کرنے حکم عطا فرمایا ہے یعنی مرد و عورت اپنی نگاہ کو نیچے رکھ کر ہمیشہ کے لئے یہ دروازہ بند کر دیں۔ تو بے حیائی کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام حادثات بھی بند ہو جائیں گے۔ کیونکہ تمام راستے نگاہ سے ہی کھلتے ہیں مزید سونے پر سہاگہ ہوگا اس وقت جب کہ عورتیں نگاہ نیچی بھی رکھیں اور خود کو چھپا کر بھی رکھیں یعنی پردے کا اہتمام کریں تو تمام برائی اور حادثات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

یاد رہے ساری برائیاں نگاہ سے جنم لیتی ہیں۔ ابلیس لعین برائی کو خوبصورت انداز میں سجا کر پیش کرتا ہے اور پاؤں پھیلا دیتا ہے ابلیس سب سے پہلے نگاہ کو اپنا سہارا بناتا ہے۔ اسلئے اللہ پاک نے نگاہ کو نیچے رکھنے کا حکم عطا فرمایا ہے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ (النظرة سهم من سهام إبليس) یعنی نگاہ ابلیس کے زہر آلود تیر میں سے ایک تیر ہے (الترغیب والترہیب)

اس زہر آلود تیر سے بچنے کے لئے نگاہ کی حفاظت اور پردہ کا اہتمام ضروری ہے۔ تب ہی تمام برائیوں اور حادثات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

ترمذی شریف کے ایک حدیث پاک کا مفہوم یہ ہیکہ ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ حضور صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھیں کہ اسی دوران عبد اللہ ابن ام مکتوب صحابی تشریف لے آئے حضور نے ازواج کو پردے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو نابینا ہیں تو ان سے کہا گیا کہ آپ تو نابینا نہیں ہیں لہذا پردہ کا اہتمام کریں۔ یہ تعلیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج مطہرات سمیت ہر اس عورت کے لئے ہے جو اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں اور پاکیزہ ماحول کے ساتھ زندگی بسر کر کے معاشرے کو بھی پاکیزہ بنانا چاہتی ہے۔

باقی جو لوگ شریعت کی پابندیوں سے شترِ بے مُہار کی طرح بالکل بے لگام ہو کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ پیغام ہے وماعلینا الا البلاغ

محمد منہاج عالم رضوی

(سال اول) بوکارو جھارکھنڈ

حرام تعلقات اور اسلامی نظریہ
(قرآن، حدیث اور تاریخی واقعات کی روشنی میں)

از سیدہ گل افشاں خاتون (تخصص سال اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اور اسے حلال و حرام کے واضح احکامات عطا فرمائے۔

درود و سلام ہو اللہ کے آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جنہوں نے اپنی تعلیمات کے ذریعے امت کو پاکیزہ زندگی گزارنے کا عملی راستہ سکھایا۔

موجودہ دور میں نوجوانوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو سب سے بڑے فتنوں میں سے ایک فتنہ "حرام تعلقات" کا ہے۔ یہ فتنہ بظاہر محبت، دوستی اور آزادی کے خوشنما عنوانات کے ساتھ آتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ روحانی تباہی، اخلاقی بگاڑ اور دینی گمراہی کا سبب ہے۔ اسلام نے ان تعلقات سے نہ صرف خبردار کیا ہے بلکہ ان سے بچاؤ کے لئے بہترین رہنمائی بھی فراہم کی ہے۔

باب اول:۔۔۔ حرام تعلقات کا مفہوم اور اس کا اسلامی تصور حرام تعلقات کیا ہیں؟

حرام تعلقات ایسے غیر شرعی تعلقات کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نکاح کے پاکیزہ دائرے سے باہر ہوں۔ چاہے وہ دوستی کی شکل میں ہو، بے پردگی ہو، ناجائز میل ملاقات ہو یا زنا کی صورت ہو، یہ سب اسلام میں حرام اور شدید منع کردہ ہیں۔

قرآن کا حکم:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل 32)

یہاں اللہ تعالیٰ نے محض زنا سے نہیں روکا بلکہ "قریب جانے" سے بھی منع فرمایا، جس میں دوستی، غیر شرعی ملاقاتیں اور فحش کلامی سب شامل ہیں۔

باب دوم:۔ احادیث نبویہ کی روشنی میں تنبیہ آنکھوں، زبان اور دل کا زنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بنی آدم کا ہر عضو زنا کرتا ہے: آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا فحش گفتگو ہے، دل تمنا کرتا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔" (بخاری 6243، مسلم 2657)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ہر فحش حرکت، چاہے وہ نگاہ سے ہو یا زبان سے، ایک سنگین گناہ ہے۔

حرام محبت کا نتیجہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اللہ کے لئے کسی چیز کو چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز عطا فرما دیتا ہے۔" (مسند احمد 22565)

حرام محبتیں چھوڑنے پر اللہ بہترین پاکیزہ نعمتیں

عطا فرماتا ہے۔

باب سوم:۔ تاریخی واقعات کی روشنی میں نصیحت۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ عظیم سبق ہے: "اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے، اس نے ان سے خواہش ظاہر کی... انہوں نے کہا: معاذ اللہ! بے شک وہ میرا رب ہے، اس نے مجھے اچھی جگہ دی ہے۔" (سورۃ یوسف 23)

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید کو قبول کر لیا لیکن حرام تعلق کو قبول نہ کیا۔ یہ واقعی شرم و حیا کی انتہا اور اللہ کے خوف کی عظیم مثال ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نوجوان کا واقعہ ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی سے فرمایا: "کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری ماں کے ساتھ ایسا کیا جائے؟" نوجوان نے کہا "نہیں، ہرگز نہیں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی ماؤں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔" (مسند احمد 22211)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت اور حکمت کے ساتھ نوجوان کے دل میں حرام تعلقات کی قباحت بٹھا دی۔

باب چہارم:۔ حرام تعلقات کے نقصانات ایمان میں کمزوری اور دل کی سختی دعاؤں کا قبول نہ ہونا، رزق میں بے برکتی، معاشرتی فساد اور خاندانی نظام کی تباہی آخرت میں اللہ کے عذاب کا سامنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بیشک اللہ فاسد لوگوں کے عمل کو درست نہیں کرتا۔" (سورۃ یونس 81)

باب پنجم:۔ اسلام کا حل۔ نکاح اور حیا نکاح کی ترغیب۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہ نیچی کرنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا ذریعہ ہے۔" (بخاری 5066)

نکاح فطرت کی تکمیل، خواہشات کا صحیح راستہ اور ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔

حیا کی اہمیت:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔" (بخاری۔ 9)

جو شخص حیا سے محروم ہو گیا، وہ ہر گناہ کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

باب ششم:۔ موجودہ دور کے فتنوں سے بچاؤ موبائل فون، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور فحش مواد سے دور رہنا۔ اسلامی ماحول کا اختیار کرنا۔ نیک صحبت اور نیک مجالس میں بیٹھنا۔ قرآن اور سنت سے قلبی تعلق قائم کرنا۔

باب ہفتم:۔ توبہ اور اصلاح کا راستہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے: "اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔" (سورۃ الزمر 53)

مخلص توبہ:۔ آنکھوں کے آنسو اور دل کا سچا ندامت اللہ کو پسند ہے۔

اختتامیہ۔ دعا:۔ الٰہی! ہمارے دلوں کو حرام محبتوں سے پاک فرما۔۔ آمین یارب العالمین

سیدہ گل افشاں خاتون
(تخصص سال اول) رول نمبر ۴

ماہ محرم الحرام کی فضیلت

از لیلیٰ کنیز فاطمہ قادری جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :- جو شخص مجھ پر جتنا زیادہ درود پڑھے گا قیامت کے دن وہ میرا اوتنا ہی قریب ہوگا-صلوا علی الحبیب ﷺ

موضوع (ماہ محرم الحرام کی فضیلت)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔کہ محرم اللہ تعالی کا مہینہ ہے اس کی بزرگی کرو۔ایک اور حدیث میں رجب کو شہر اللہ کہا گیا ہے۔جس نے محرم کی بزرگی کی اس کو اللہ تعالی جنت عطا کرے گا اور دوزخ سے نجات دے گا۔اپنے رب کی عبادت میں کمر بستہ رہو۔رات کو قیام کرو دن میں روزا رکھو۔

حضور نبی کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل ہیں چونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔سب نمازوں میں اچھی فرضوں کے بعد محرم کی شب کی نماز ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے کے روزے رکھتا ہے وہ ماہ محرم کے بھی روزے رکھے کیونکہ یہ شہر اللہ ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے محرم کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھا اس کو ایک سال روزوں کا ثواب ملتا ہے۔پچاس برس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے آخری ذی الحجہ کو اور محرم کی پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک اور محرم کے آخر مہینے کے روزے رکھے اس کو جنت میں تیس شہر عنایت ہونگے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پہلی محرم سے دس محرم تک روزے رکھے اس کو ہزار برس اللہ عزوجل کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

اور بھی ماہ محرم کی بہت سی فضیلت ہے-اسی لیے تو اس مبارک مہینہ کو اسلامی مہینوں میں پہلا مہینہ قرار دیا ہے اور کیوں نہ ہو... یہ شہر اللہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہماری پچھلی ساری خطاؤں کو معاف فرمائے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کی توفیق دے۔اور ہمیں دین متین کی خدمت رب رسول کی رضا کے خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر کتابت یا انداز سخن میں کوئی غلطی ہوگئی تو معافی اور اصلاح کا طالب:۔

لیلیٰ کنیز فاطمہ قادری
بنت محمد جمال الدین شاہ
بوکاروں جھارکھنڈ

اسلامی تعلیم کی اہمیت اور دنیاوی تعلیم کی حقیقت

از صنوبر پروین (سال پنجم فضیلت) گیا بہار

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، اما بعد!

اسلامی تعلیم ایک ایسی روشنی ہے جو دل کو سکون، دماغ کو بصیرت اور کردار کو نکھارتی ہے۔ انسان کی اصل کامیابی اس وقت ممکن ہے جب وہ دنیا اور آخرت دونوں کا شعور رکھے۔

اسلامی تعلیم کی اصل روح۔ قرآن کو سمجھنا۔

قرآن صرف کتاب نہیں... یہ وہ آواز ہے جو عرش سے اتری ہے، یہ وہ پیغام ہے جو انسان کو حیوانیت سے نکال کر رب کے بندے بننے کا راستہ دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو صرف برکت کے لیے نازل نہیں کیا، بلکہ فرمایا:۔ "أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ"

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ (سورہ نساء 82)

قرآن ہدایت ہے، مگر صرف ان کے لیے جو اسے سمجھ کر پڑھتے ہیں۔

آج کا دکھ:۔

ہم نے قرآن کو صرف میت پر پڑھنے کی کتاب بنا دیا۔ ہم نے اسے مقابلے اور حفظ کے ایوارڈ تک محدود کر دیا۔ مگر بھول گئے کہ قرآن نازل ہی اس لیے ہوا تھا کہ ہم اس کے ذریعے جئیں۔

قرآن تلاوت کے لیے نہیں، تربیت کے لیے آیا تھا!

یہ زینت کے لیے نہیں، زندگی کے لیے آیا تھا!

ایک مثال:۔ اگر ماں اپنے بچے کو خط لکھے، اور بچہ اسے صرف خوبصورت آواز میں پڑھے، مگر سمجھے ہی نہ کہ ماں نے کیا کہا...... تو کیا ماں راضی ہوگی؟

ایسے ہی، ہمارا رب ہم سے ناراض ہوگا جب ہم اُس کے قرآن کو بغیر سمجھے پڑھیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی چند آیات سمجھ کر سنیں، تو وہ راتوں کو روتے رہے۔ دل کانپ گیا، آنکھیں بہہ گئیں۔ وہ ظالم جو اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرتا تھا، قرآن کا اثر یہ ہوا کہ عدل و انصاف کی علامت بن گیا۔ یہ تب ہوتا ہے۔ جب قرآن سمجھ کر پڑھا جائے۔

چند اشعار:۔

کتابِ ہدیٰ ہے، یہ زندوں کے لیے ہے
جو دل پہ اُتر جائے، وہ قرآن ہے۔
خود کو بدلنے کا ارادہ ہوا گر
قرآن کافی ہے روشنی کے۔
نہ رکھ صرف زباں پر، اسے دل میں اُتار
یہی ہے قرآن کا اصل اعتبار۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث 224)

یہ حدیث مبارکہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ

اسلامی تعلیم صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی یکساں ضروری ہے۔

ایک روشن مثال:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو علم دین میں بلند مقام حاصل تھا۔خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُن سے علمِ حدیث، فقہ، طب، اور دیگر علوم میں رہنمائی لیا کرتے تھے۔امام زُہری کہتے ہیں:

(اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم تمام عورتوں کے علم کے ساتھ اور تمام مردوں کے علم کے ساتھ تولا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم سب پر بھاری ہوگا۔)

آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہزار سے زیادہ احادیث روایت کیں اور خواتین کو قرآن، حدیث اور دینی مسائل سکھانے والی اولین معلمہ تھیں۔

حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کا جذبہ تعلیم:۔

حضرت اُمِّ سُلیم (رضی اللہ عنہا) انصاری صحابیہ تھیں، جب اسلام کی روشنی مدینہ میں پھیلی تو انہوں نے نہ صرف خود اسلام قبول کیا۔بلکہ اپنے بیٹے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دے دیا۔تاکہ وہ علم و تربیت حاصل کرے۔ان کی قربانی اس بات کا پیغام دیتی ہے کہ ایک ماں کی خواہش یہی ہونی چاہیے کہ اس کا بچہ دین کا عالم، متقی، اور اللہ کا بندہ بنے۔

یہ واقعات ہمیں سکھاتے ہیں کہ دین اسلام عورتوں کو تعلیم کے میدان میں بلند مقام دیتا ہے۔ایک عورت اگر دیندار، عالمہ اور تربیت یافتہ ہو تو وہ ایک صالح معاشرے کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سب سے پہلے جو لفظ نازل فرمایا وہ تھا: "اِقْرَأْ" پڑھ یہی علم کی عظمت کا پہلا اعلان تھا۔

قرآن کی روشنی میں:۔

(۱) "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ" (الزمر 9)

ترجمہ:۔"کہہ دو، کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟

(۲) "إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ" (فاطر 28)

ترجمہ:۔"اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ:۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" (ابن ماجہ)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں فرمایا: "جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو" (بخاری)۔

دینی تعلیم آنے والی نسل کے لیے ضروری کیوں؟

آنے والی نسل ہماری قوم کا سرمایہ ہے، اور ان کی صحیح تربیت ہمارے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نسل دین پر قائم رہے، اچھے اخلاق، کردار اور اطاعتِ الٰہی سے مزین ہو، تو ہمیں ان کی بنیاد دینی تعلیم پر رکھنی ہوگی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" (التحریم 6)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم دینا والدین کی ذمہ داری ہے تاکہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہوں۔

آج کے دور میں جہاں فتنوں کی بھرمار ہے، میڈیا، موبائل اور سوشل نیٹ ورک کے ذریعے بچوں کے عقائد، نظریات اور اخلاق پر حملے ہو رہے ہیں، وہاں صرف دینی تعلیم ہی وہ مضبوط قلعہ ہے جو انہیں ان گمراہیوں سے بچا سکتی ہے۔ دینی تعلیم کے بغیر بچے دنیاوی طور پر کامیاب تو ہو سکتے ہیں، مگر ان کا دل و دماغ خالی اور زندگی کا مقصد بے سمت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔اسلام وہ دین فطرت ہے جو عورت کو عزت، علم، پاکدامنی اور تقویٰ کا زیور عطا کرتا ہے۔ اگر کسی قوم کو سنوارنا ہو، تو سب سے پہلے ماں کو سنوارنا پڑتا ہے۔ اور ماں تبھی سنورتی ہے جب وہ دینی علم سے آراستہ ہو۔ اسلام نے عورت کو کبھی محروم نہیں رکھا، بلکہ لڑکی کے لیے علم حاصل کرنا ضروری قرار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ علم والی قرار دیا۔ وہ نہ صرف عالمہ بلکہ فقیہہ اور معلمہ بھی تھیں۔

دین سیکھنے والی بیٹی:۔

اگر ایک بیٹی حافظہ، عالمہ یا دین دار بن جائے تو نہ صرف وہ خود سنورتی ہے بلکہ:۔اپنے خاندان کو روشنی دیتی ہے۔ اپنی نسل کو ایمان پر چلاتی ہ۔ والدین کے لیے قیامت کے دن جنت کا تاج بن جاتی ہے۔

اسلامی اشعار:۔

تعلیم ہو اگر صرف دنیا کی، یہ گھاٹے کا سودا ہے
جب تک نہ ہو ساتھ قرآن، ہر ڈگری بس دھوکا ہے۔
پردہ ہے عورت کا زیور، فخر ہے اس کا ایمان
جو چھوڑ دے یہ نعمت، وہ کھو دے سارا جہان۔

دینی تعلیم، مدرسے اور اساتذہ کی اہمیت:۔

آج کے پرفتن دور میں جہاں گمراہی عام ہے، دینی تعلیم ایک ایسا چراغ ہے جو نہ صرف ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے، بلکہ ہمارے دل کو اللہ سے جوڑتا ہے۔ دینی مدرسے وہ عظیم مراکزِ علم ہیں جہاں قرآن و حدیث، فقہ، اخلاق، اور دین کی بنیادیں مضبوط کی جاتی ہیں۔

مدرسے کی عظمت:۔

مدرسہ وہ پاکیزہ جگہ ہے جہاں دین کے سپاہی تیار ہوتے ہیں۔ یہاں بچیوں کو تجوید کے ساتھ قرآن، صحیح عقائد، اور نبی ﷺ کی سنتیں سکھائی جاتی ہیں۔ زیادہ تر مدرسوں میں ہاسٹل، کھانے، تعلیم، تربیت کا بہترین انتظام ہوتا ہے۔

آج کل تو آن لائن مدرسے بھی رائج ہیں، جہاں وہ بچیاں جو کسی وجہ سے باہر نہیں جا سکتیں، وہ گھر بیٹھے عالمہ، حافظہ، قاریہ بن سکتی ہیں۔ مدرسے بچیوں کو باوقار، باعمل، اور باشعور بناتے ہیں۔

مثال:۔

ایک استادہ اگر ایک بچی کو قرآن سکھاتی ہے، اور وہ بچی آگے بیٹیوں کو دین سکھاتی ہے، تو ہر ایک عمل کا ثواب اس استادہ کو بھی ملتا رہے گا۔ یہی وہ (دینی تعلیم کا درخت) ہے، جس کے پھل کبھی ختم نہیں ہوتے۔

دنیاوی تعلیم کی حقیقت:۔

دنیاوی تعلیم بھی ضروری ہے، لیکن دینی تعلیم کے تابع۔ تعلیم اگر دینی شعور کے بغیر ہو، تو فائدے کے بجائے نقصانات دے سکتی ہے۔ ایسے لوگ۔ آج کی دنیا میں تعلیم حاصل کرنا فخر کی بات سمجھی جاتی ہے، مگر افسوس کہ اکثر اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا ماحول دینی اصولوں سے خالی ہو چکا ہے۔ لڑکیوں کے لباس، چال ڈھال، گفتگو، یہاں تک کہ دوستیوں اور رویّوں میں اسلام کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ بے پردگی، مخلوط تعلیم، فیشن پرستی، موبائل اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال، یہ سب دنیاوی تعلیم کے ساتھ جُڑے فتنوں کی علامات ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔ "وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ" (الاحزاب 33)

ترجمہ:۔ (اور زمانہ جاہلیت کی طرح مت نکلو اور اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔)

مگر آج لڑکیوں کو ایسی تعلیم دی جا رہی ہے جس میں نہ حیا کا سبق ہے، نہ حدودِ شرع کی پاسداری۔ ماڈرن بننے کے نام پر لڑکیاں بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہیں۔ ایسے میں اگر بچی کو دینی تعلیم دی جائے، تو وہ ہر فتنہ کو پہچان کر اس سے بچنے والی بن جاتی ہے۔

(۱) صرف دنیا کے فائدے، شہرت، پیسہ اور عہدے کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

(۲) نماز، روزہ، حلال وحرام کی تمیز کھو دیتے ہیں۔

(۳) ماں باپ کا ادب، رشتوں کی قدر، اور اخلاق سب کچھ پیچھے رہ جاتا ہے۔

(۴) حیا اور غیرت ختم ہو جاتی ہے۔

(۵) آخر میں یہ تعلیم صرف "ڈگری" بن جاتی ہے، "روشن کردار" نہیں۔

(٦) ایسے لوگ قوم کی رہنمائی کرنے کے بجائے اسے گمراہی میں ڈال دیتے ہیں

نہ قرآن کی فکر، نہ آخرت کا ڈر
بس سی وی میں نمبر، اور دل میں قہر!

سوچنے کی بات:۔

اگر کوئی لڑکی دنیا کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لے، لیکن۔ اُسے سورہ فاتحہ نہ آتی ہو وہ کلمہ نہ پڑھ سکتی ہو۔ اسے دین کی بنیادی باتیں نہ پتہ ہوں۔ تو وہ کامیاب کیسے کہلائے گی؟

ایسی تعلیم صرف دنیا میں تھوڑا سا نام دے سکتی ہے، لیکن قبر میں، قیامت میں، اور اللہ کے سامنے کچھ بھی نہیں دے سکتی۔

ایک ماں کی فریاد (سبق آموز واقعہ)

ایک ماں کہتی ہے:۔ "میری بیٹی ڈاکٹر تو بن گئی، مگر نماز چھوڑ چکی ہے، رمضان میں روزہ نہیں رکھتی، اور

کہتی ہے۔امی! آپ پرانا زمانہ نہیں ہے۔

کاش میں اسے مدرسے میں ڈال دیتی، ڈاکٹر نہ بنتی مگر جنت کی وارث تو بن جاتی۔

یہ صرف ایک ماں کی نہیں، آج لاکھوں ماؤں کی فریاد ہے۔ دنیاوی ڈگری نے دل سے ایمان چھین لیا ہے،اور بے حیائی،گستاخی اور مادّہ پرستی دے دی ہے۔

دیندار بہو اور ماڈرن بہو ایک تقابلی جائزہ:۔

آج کے دور میں لوگ بہو کو ڈگری، رنگت، لباس اور بول چال سے پرکھتے ہیں۔مگر اسلام نے عورت کو کردار، تقویٰ اور شرم وحیا کے ترازو میں تولا ہے۔

ماڈرن بہو:۔ ظاہر کی چمک، باطن کی پیاس ماڈرن بہو بظاہر بہت خوش لباس، بولنے میں ماہر،اور ہر رسم ورواج سے واقف ہوتی ہے۔مگر اکثر (سب نہیں!) اس کے اندر ساس کو ماں ماننے کا جذبہ نہیں۔شوہر کے ساتھ نرمی کم،ضد زیادہ۔دین کی سمجھ نہ ہونے کے برابر۔پردے، نماز، قرآن کی فکر کم۔سوشل میڈیا کی دیوانی۔زبان میں شوخی، دل میں دنیا کی چاہ۔گھر خوبصورت ہو جاتا ہے،مگر سکون رخصت ہو جاتا ہے۔شوہر پریشان،ساس بے چین، اور بچے ماں کی گود میں دین سے محروم۔

دیندار بہو:۔کم گو، پرسکون؛ سادہ، پردہ نشین،

دیندار بہو ہوسکتا ہے فیشن میں پیچھے ہو،مگر وہ نماز کی پابند، زبان کی پاکیزہ، دل سے باادب ہوتی ہے۔وہ ساس کو خدمت کا موقع سمجھتی ہے،شوہر کے لیے راحت وسکون کا ذریعہ بنتی ہے، بچوں کی پہلی استاد ہوتی ہے،قرآن اس کی زبان پر، دعا اس کے ہاتھوں میں،اور اللہ کا خوف اس کے دل میں ہوتا ہے۔ایسی بہو گھر کو جنت کا ٹکڑا بنا دیتی ہے۔شوہر جب باہر سے تھکا ہارا آئے تو اس کی مسکراہٹ سے سکون ملے۔ساس اگر بیمار ہو،تو وہ بغیر کہے خدمت کرے۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا دیندار بہو کا نمونہ:۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”فاطمہ نے کبھی مجھ سے دنیا کی کوئی خواہش نہ کی، بلکہ ہمیشہ آخرت کی فکر کی۔“ وہ خود بھوکی رہ کر شوہر کو کھانا دیتی تھیں،اور راتوں کو عبادت میں گزارتی تھیں۔ایسی بیوی اور بہو ہی دنیا و آخرت میں کامیاب بنتی ہے۔

چند اشعار:۔

رنگ و لباس سے نہیں، کردار سے پہچانی جاتی ہے
جو دین سکھا دے، وہی بہو نیک کہلاتی ہے۔
سونے کے زیور پہن لے، یا پردے کا لباس
اللہ کو محبوب ہے وہ، جس کے دل میں ہو اخلاص۔

عورت:۔نسلوں کی معمار:۔

عورت صرف بیوی یا بہو نہیں ہوتی،وہ تو ایک پوری نسل کی ماں ہوتی ہے۔اگر وہ نمازی ہے، باحیا ہے، باادب ہے،تو آنے والی نسل قرآن پڑھنے والی، سجدے کرنے والی ہوگی۔اور اگر وہ ناچنے گانے،فلم و فیشن،سوشل میڈیا کی دیوانی ہے۔تو اس کی گود سے نکلنے والی نسل، اسٹیج،شہرت، دکھاوے اور بے حیائی کی طرف جائے گی۔۔۔۔ماں اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی ہو،تو بیٹے

حسین جیسے نکلتے ہیں۔

اسی لیے بزرگ کہتے تھے:۔

(لڑکی کو پڑھی لکھی ضرور دیکھو، مگر دین والی دیکھو، کیونکہ وہی آنے والی نسل کا نصاب لکھے گی)

ایک حکمت بھرا قول:۔

(جب بہو قرآن سننے والی ہو، تو بچے قرآن سنانے والے بنتے ہیں۔ جب بہو گانے سننے والی ہو، تو بچے ڈانس کرنے والے بنتے ہیں)

نتیجہ:۔

آئیے ہم اپنی بیٹیوں کو صرف دنیا کے خواب نہ دکھائیں، بلکہ دین کے چراغ بھی ان کے دل میں روشن کریں۔ انہیں فاطمہ، عائشہ، خدیجہ جیسی خواتین کا رول ماڈل بنائیں۔

دعا:۔ یا اللہ! ہماری بیٹیوں کو علمِ نافع عطا فرما، انہیں حافظہ، عالمہ، باحیا، باپردہ اور باعمل بنا، اور ہماری نسلوں کو دین پر قائم رکھ،

آمین یارب العالمین

از صنوبر پروین بنت نہال
شیر گھاٹی، گیا، بہار
(سال پنجم فضیلت) گیا بہار

دردِ کربلا

لبیک یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسین رضی اللہ عنہ تیرے لہو کی خوشبو
فلک کے دامن سے آرہی ہے

****

کربلا میں حسین نے اپنا جینا چھوڑ دیا
صبر اور صلاحیت کا پیغام دنیا کو دیا
شہید ہو کر بھی انکی شان کبھی کم نہیں ہوتی
حسین کی کہانی حق اور عمل کی باتیں کہتی

****

کربلا کو کربلا کے شہنشاہ پر ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناز ہے

از روحی ناز (سال دوم) شیخ پورہ بہار

یوں تو لاکھوں سجدے کیئے مخلوق نے مگر
حسین نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے
لبیک یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

****

ہم نے دو لفظ ماں سے سیکھیں ہیں
کربلا کربلا۔ حسین حسین رضی اللہ عنہ

****

روحی ناز بنت عبد الجبار اصدقی
(سال دوم)
شیخ پورہ، ضلع گیا، بہار

حضور ﷺ کا پسینہ مبارک مشک وعنبر سے بھی زیادہ خوشبودار

از اقرا فاطمہ ریاضی (تخصص فی الفقہ سال اول) یو پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ،اما بعد

ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں ۔اور اس کے کرم ورحم کرنے والے رسول پر درود بھیجتے ہیں ۔

ہمارے آقا ﷺ کی ذات وہ عظیم الشان ہے جس کی ہر ہر ادا اور ہر عادت بے مثل وبے مثال ہے، جس کا حسن و جمال با کمال، یہاں تک کہ جس کا پسینہ مبارک بھی مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار۔

اس بات پر چند احادیث مبارکہ بطور ضیافت پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ۔كان عرقه في وجهه مثل اللؤلوء أطيب من المسك (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۷)

ترجمہ:۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔حضور ﷺ کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ مبارک سے موتیوں کی طرح ٹپکتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ان النبی ﷺ لم يسلك طريقاً فشبعه احد الاعرف انه قد سلكه من طيب عرقه او قال من ربح عرقه۔ (مشکوۃ شریف ،ص ۵۱۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جس راستہ سے گزرتے تو وہ راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور تلاش کرنے والا خوشبو سے پہچان لیتا کہ حضور ﷺ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔

اسکی منظر کشی امام عشق ومحبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کچھ یوں فرمائی ہے:۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کبھی کبھی دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لاتے اور آرام فرماتے ۔جب آپ ﷺ سو جاتے تو آپ ﷺ کے جسم پاک سے پسینہ نکلتا اور میری والدہ پسینہ مبارک کی بوندوں کو ایک شیشی میں بھر لیتی تھیں ۔ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا اے ام سلیم! یہ کیا کرتی ہو؟ تو عرض کرتی ہیں ۔(قالت هٰذا عرقك نجعله في طيبنا وهو من اطيب الطيب) (بخاری شریف ،مسلم شریف ،مشکوۃ شریف ر ۵۱۷)

انہوں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ کا پسینہ مبارک ہے ہم اسے عطر میں ملالیں گے اور یہ پسینہ تو تمام عطروں سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حضر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے ۔آپ ﷺ کچھ خوشبو عطا فرمادیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کل ایک شیشی لے آنا۔دوسرے روز وہ شخص شیشی لیکر آیا تو آپ

ﷺ نے اسے دونوں بازو سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی پھر فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگایا کرے۔جب وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام مدینہ والوں کو خوشبو پہونچتی۔ فسموا بیت الطیبین (خصائص کبریٰ ج ۱/ص/۴۷)

یعنی (پورے مدینہ میں) ان کا گھر بیت الطیبین ،خوشبو والوں کے نام سے گھر مشہور ہوگیا۔

اعلیٰ حضرت محسن اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

ولاشممت مسکا ولاعنبرۃ اطیب من لائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری شریف ،ج/:۱ص/۲۴۶،مشکوۃ شریف ص/۵۱۷)

حضرت انس فرماتے ہیں:۔میں نے مشک وعنبر اور کسی خوشبو کو بوے رسول ﷺ سے زیادہ خوشبو دار نہ پایا۔

صحابہ کرام اور صحابیات عظام کا ایمان وعقیدہ حضور پر نور رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ کتنا اچھا اور پیارا تھا کہ محبوب خدا ﷺ تو بے مثال و بے نظیر ہیں۔اور رسول اللہ ﷺ کا حسن و جمال اور آپ کا پسینہ مبارک بھی بے مثال اور لاجواب ہے۔

مگر وہابی اور دیوبندی کا عقیدہ وایمان اس قدر گندہ اور ناپاک ہے کہ وہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ان بدعقیدوں کا چہرہ کیا چاند سا خوبصورت ہے۔کیا ان کا پسینہ مشک وعنبر سے بھی زیادہ خوشبو دار ہے؟ تو ہمارا جواب یہی ہوگا نہیں ہرگز نہیں،

وہابی اور دیوبندی کے چہروں پر لعنت برستی ہے ،اور ان کا چہرہ کس قدر منحوس ہوتا ہے جو زمانہ میں ظاہر ہے۔اور وہابی دیوبندی کا پسینہ کتنا بدبودار ہوتا ہے کسی وہابی دیوبندی کا پسینہ سونگھ لیجئے خود معلوم ہوجائے گا کہ دنیا میں اتنی خراب بدبو کسی چیز میں نہیں ہے۔مگر پھر بھی محبوب خدا رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ

لہٰذا:۔ان بے ایمانوں سے اپنا ایمان واسلام کو محفوظ رکھنے کے لیے ان سے دور رہنا بہت ضروری ہے۔اعلیٰ حضرت محسن اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اب میں اپنی مختصر سی تحریر کو اس دعا کے ساتھ ختم کرنا چاہتی ہوں۔

(نسأل اللہ ان یحفظنا من ھؤلاء الضالین)

(آمین یارب العالمین)

اقرا فاطمہ ریاضی
تخصص فی الفقہ سال اول (یوپی)

Since:2020

آغاز ۲۰۲۰ء

گزشتہ ۵۔سالوں سے آن لائن درس و تدریس میں مصروف عمل





ازہری آن لائن درس نظامی کورس

(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ)

Raza Academy Kolkata

65/1 Dasu Babu Bagan , Kamarhati , Kolkata, 700058

خواتین و حضرات کے لیے عظیم خوش خبری

عالم دین بننے کا سنہرا موقع

Online آن لائن

4 سالہ عالم / عالمہ کورس

و

1 سالہ فاضل/فاضلہ کورس

و

2 سالہ تخصص فی الفقہ (افتا کورس)

شرائط داخلہ

درس نظامی کے لیے اردو کا پڑھنا، لکھنا واملانویسی شرط ہے

خصوصیات

ششماہی اور سالانہ امتحان (آن لائن)

ہر سال پاس ہونے پر سرٹیفکیٹ۔

درس گاہی نظم ونسق کو برقرار رکھنے کے لیے محدود طلبہ کا داخلہ۔

کلاس بذریعہ۔ Google Meet

کاروباری حضرات یا اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلبا و طالبات اپنی دیگر مصروفیات کو جاری رکھتے ہوئے اپنی سہولت کے مطابق، یا ایسے لوگ جو اپنے بچوں اور بچیوں کو سفر کرنے اور گھر سے دور رکھنے سے بچانا چاہتے ہیں، وہ اس چار سالہ آن لائن درس نظامی (عالمیت) کورس یا ایک سالہ (فضیلت) کورس یا علما عالمات دو سالہ تخصص فی الفقہ (افتا کورس) میں داخلہ کرواسکتے ہیں۔

Azhari Online Dars-E-Nizami Course (Aalimyat, Fazilat, Ifta, Muballigha)

for Male & Female | Under: Raza Academy Kolkata

Get Aalimyat, Fazilat, Ifta Certificate after the Course

- Duration : Aalimyat (4 Years) Fazilat (1Years) Ifta (2Years) Muballigha (1 Years)
- Day of Class: Monday, Tuesday, Wednesday & Thursday (Weekly 4 Days)
- Admission Fees: Rs 1500
- Monthly Fees: Rs 1000
- Language: Course Avilable in Urdu with Arabic
- Syllabus: Provide pdf books of all subjects after admission.

Course Benefits:

- You will be able to learn & understand most of the Arabic Grammar, Qur'an, Hadees & Fiqh Properly.
- In the end of the course you will be able to read, write and understand Arabic fluently InShaAllah.
- You will learn basic spoken Arabic.
- This course will be useful for giving Islamic Knowledge to the people and working as a teacher in Arabic field in any Madrasa, School or College.
- You will start understanding & translating most of the Arabic of Qur'an & Hadith.
- Knowledge of Qur'anic Arabic will make you more Allah Fearing, Pious & Religious.
- And Many More.......

For Admission:+919681746810 (WhatsApp)

ڈائریکٹر: محمد توقیر المصطفی رضوی ازہری

(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

AZHARI ONLINE
DARS-E-NIZAMI COURSE

RAZA ACADEMY KOLKATA

أزہری آن لائن درس نظامی
(عالمیت، فضیلت، افتاء، مبلغہ) کورس

Director

محمد توقیر المصطفٰی رضوی أزہری

فاضل جامعہ أزہر قاہرہ مصر

عصری و دینی تقاضوں سے ہم آہنگ علمی رہنمائی فراہم کرنے والے ہمارے مجموعۂ دروس (أزہری آن لائن درسِ نظامی کورس) کے کہنہ مشق، محنتی اور باصلاحیت معلمین و معلمات۔ (سیشن ۲۶-۲۰۲۵)

اسمائے معلمین

- مفتی محمد امجد علی مصباحی صاحب (ردولی شریف)
- مفتی شاہد رضا نجمی أزہری صاحب (ممبئی)
- مفتی محمد معظم مصباحی صاحب (کولکاتا)
- مفتی حامد رضا مصباحی أزہری صاحب (قاہرہ، مصر)
- مولانا محمد انوار قادری صاحب (بدایوں)
- حافظ اختر حسین برکاتی صاحب (اترپردیش)

اسمائے معلمات

- عالمہ فاضلہ غزالہ پروین صاحبہ (ہوڑہ)
- Co-Director محترمہ نغمہ نگار جوہی صاحبہ (کولکاتا)
- صدر معلمات عالمہ فاضلہ روحی فاطمہ صاحبہ (کولکاتا)
- عالمہ فاضلہ تسلیم فاطمہ امجدی (کولکاتا)
- عالمہ فاضلہ بلقیس نوری صاحبہ (چھتیس گڑھ)
- عالمہ فاضلہ اخترہ پروین صاحبہ (مدناپور)
- عالمہ فاضلہ شمع امجدی صاحبہ (گھوسی، یوپی)
- عالمہ فاضلہ عبرانہ ناہید صاحبہ (حیدرآباد)
- عالمہ حافظہ سمر أزہریہ صاحبہ (قاہرہ، مصر)
- عالمہ فاضلہ سعیدہ شمسی صاحبہ (اترپردیش)
- عالمہ فاضلہ مصباح رضویہ صاحبہ (کرناٹک)
- عالمہ فاضلہ اسماء الحسنٰی صاحبہ (اترپردیش)
- عالمہ فاضلہ ام الحسنات صاحبہ (گیا، بہار)
- عالمہ فاضلہ ارم پروین صاحبہ (کولکاتا)
- عالمہ فاضلہ عائشہ پروین صاحبہ (گیا، بہار)
- عالمہ فاضلہ کنیز زہرا صاحبہ (کولکاتا)
- محترمہ صبیحہ صاحبہ (اڈیشہ)
- محترمہ شاہین اشرفی صاحبہ (ہوڑہ)

اپیل برائے تعاون

(عظیم صدقۂ جاریہ کا موقع)

RAZA ACADEMY KOLKATA

مکرمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام مسنون!

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ "أزہری آن لائن درس نظامی کورس" میں اس وقت تقریباً ۵۰۔ایسی بچیاں زیرِ تعلیم ہیں جو غربت کی وجہ سے ہر مہینے کی فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن یہ بچیاں علمِ دین حاصل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہیں اور بڑی محنت سے پڑھ رہی ہیں۔ایک طالبہ کی ماہانہ فیس: صرف ۱۰۰۰۔روپے

آپ چاہیں تو مکمل یا جزوی (کچھ بھی) رقم کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں۔ ہر روپیہ اہم ہے! اور آپ کا دیا ہوا ہر حصہ صدقۂ جاریہ ہے۔

جان لیں کہ "وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللهِ" جو نیکی تم آگے بھیجوگے، اسے اللہ کے ہاں پاؤگے۔

"اور فقہائے کرام فرماتے ہیں: علم دین حاصل کرنے میں مدد دینا ایسا صدقہ ہے جس کا اجر مسلسل جاری رہتا ہے۔

اس لیے آیئے! ان طالبات کی فیس میں دل کھول کر تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال، صحت اور نسل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

جزاکم اللہ خیراً کثیراً

نوٹ

رقم جمع کرنے کے بعد اس کا اسکرین شاٹ گروپ میں یا دیے گئے نمبر پر واٹس ایپ کریں اور رسید وصول کرلیں!

ادائیگی کے ذرائع

PhonePe / Google Pay / Paytm
6289043991
UPI ID: 6289043991@ptaxis

BANKING ACCOUNT

Account Holder	AZHARI ONLINE DARS-E-NIZAMI COURSE
Account No	925020008058715
Bank	Axis Bank
Branch Name	Dakshineswar
IFSC Code	UTIB0001507

AZHARI ONLINE
DARS-E-NIZAMI COURSE

واٹس ایپ نمبر
6289043991

أزہری آن لائن درس نظامی
(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ) کورس

اپنا آن لائن تعلیمی ادارہ بنائیں علم بھی پھیلائیں۔ روزگار بھی پائیں

تعارف:

آن لائن انسٹیٹیوٹ / اکیڈمی کیسے بنائیں؟

آج کے ڈیجیٹل دور میں تعلیم کو گھر بیٹھے عام کرنا نہ صرف ممکن ہے، بلکہ وقت کی ایک اہم ضرورت بھی بن چکی ہے۔ بہت سے علمائے کرام، حفاظِ کرام اور عالمات و فارغ التحصیل خواتین اس خدمت کو انجام دینا چاہتے ہیں، مگر ادارہ سازی نظم و نسق، سرٹیفکیٹ سسٹم، اور آن لائن تدریس کے تقاضے ان کے لیے ایک چیلنج بن جاتے ہیں۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے "رضا اکیڈمی کولکاتا و ازہری آن لائن درسِ نظامی کورس" آپ کے لیے ایک خاص کورس لے کر آیا ہے جس کا مقصد ہے:

آپ خود اپنی آن لائن اکیڈمی یا انسٹیٹیوٹ کیسے قائم کریں، منظم کریں، اور کامیابی کے ساتھ چلائیں؟

کورس کے اہم نکات:

۱. انسٹیٹیوٹ کے قیام کا مکمل عملی خاکہ:
نام کے انتخاب سے لے کر کورسز کی ترتیب اور طلبہ کے داخلے تک کا پورا نظام۔

۲. آن لائن کلاسز کے انتظامات:
گروپس، اور Zoom، Google Meet WhatsApp، Telegram جیسے پلیٹ فارمز کا بہتر استعمال۔

۳. اساتذہ و طلبہ کا نظم و ضبط:
تدریسی شیڈول، فیس کا نظام، ریکارڈ کیپنگ، اور آن لائن حاضری رجسٹر۔

۴. سرٹیفکیٹ اور نتائج کا نظام:
امتحانات لینا، نتائج بنانا، اور سرٹیفکیٹ ڈیزائننگ کی مکمل تربیت۔

۵. سوشل میڈیا و مارکیٹنگ:
انسٹیٹیوٹ کے لیے پوسٹر، اشتہار، ویڈیوز اور سوشل میڈیا پر تشہیر کے طریقے۔

کورس کی افادیت و اہمیت:

یہ کورس ان تمام مرد و خواتین کے لیے ہے جن کے اندر کچھ پڑھانے یا سکھانے کی صلاحیت ہے اور اپنی الگ شناخت بنانا چاہتے ہیں، مگر ادارہ سازی اور آن لائن تدریس کے تکنیکی پہلوؤں سے ناآشنا ہیں۔
یہ کورس آپ کو خود کفیل، منظم، اور مؤثر معلم / معلمہ بننے کا راستہ دکھائے گا۔

سرٹیفکیٹ کی خاص سہولت:

جو بھی افراد یہ کورس مکمل کریں گے، ان کو "ازہری آن لائن درس نظامی کورس" کی طرف سے کورس کی تکمیل کا سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ مزید برآں:
اگر آپ یہ کورس مکمل کرنے کے بعد اپنے ادارے یا ذاتی سطح پر کوئی آن لائن کلاسز چلاتے ہیں، اور آپ کے طلبہ کے لیے آپ خود سے سرٹیفکیٹ نہ بنا سکیں، تو "ازہری آن لائن" ان طلبہ کو اپنی نگرانی میں سرٹیفکیٹ فراہم کرے گا—کچھ شرائط کے ساتھ۔

کون کر سکتا ہے یہ کورس؟

یہ کورس ان تمام افراد کے لیے ہے جو پڑھا سکتے ہیں اور تھوڑی بہت سوشل میڈیا یا موبائل کا استعمال جانتے ہوں، جیسے: علمائے کرام حفاظ کرام عالمات فارغ التحصیل خواتین اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلبا و طالبات تعلیم یافتہ افراد
اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ آن لائن کچھ پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، مگر منظم طریقے سے نہیں کر پا رہے—تو یہ کورس آپ ہی کے لیے ہے۔

داخلہ و کلاس کی تفصیلات

یہ کورس مکمل طور پر آن لائن ہوگا، تاکہ آپ گھر بیٹھے آسانی سے سیکھ سکیں۔

کلاس کا پلیٹ فارم:
کلاسز Google Meet پر ہوگی۔

ریکارڈنگ کی سہولت:
ہر کلاس کی ریکارڈنگ بھی فراہم کی جائے گی، تاکہ اگر آپ کسی وجہ سے کلاس مِس کر دیں تو بعد میں آسانی سے دیکھ سکیں۔

یوٹیوب لنکس:
کلاس میں ایسے موضوعات سے متعلقہ منتخب یوٹیوب لنکس بھی شیئر کیے جائیں گے جو کورس کو مزید بہتر طور پر سمجھنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

کلاس کا وقت:
رات ۱۰:۳۰ بجے سے ۱۱:۱۰ بجے تک
(یعنی ۴۰ منٹ کی کلاس)

کورس کی مدت:
۱۱ر جولائی ۲۰۲۵ تا ۱۰۔ اگست ۲۰۲۵۔

کلاس کے ایام:
جمعہ، سنیچر، اتوار (ہفتے میں تین دن)

داخلہ فیس مکمل ڈسکاؤنٹ کے ساتھ
صرف 399 روپے۔

داخلہ کے لیے اپنا نام، والد کا نام اور شہر کا نام ساتھ ہی فیس جمع کرنے کا اسکرین شاٹ دیے گئے نمبر 9681746810 پر واٹس ایپ کریں۔

برائے رابطہ: محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری (فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر) 9681746810